

کلام اللہ صبر و استقامت

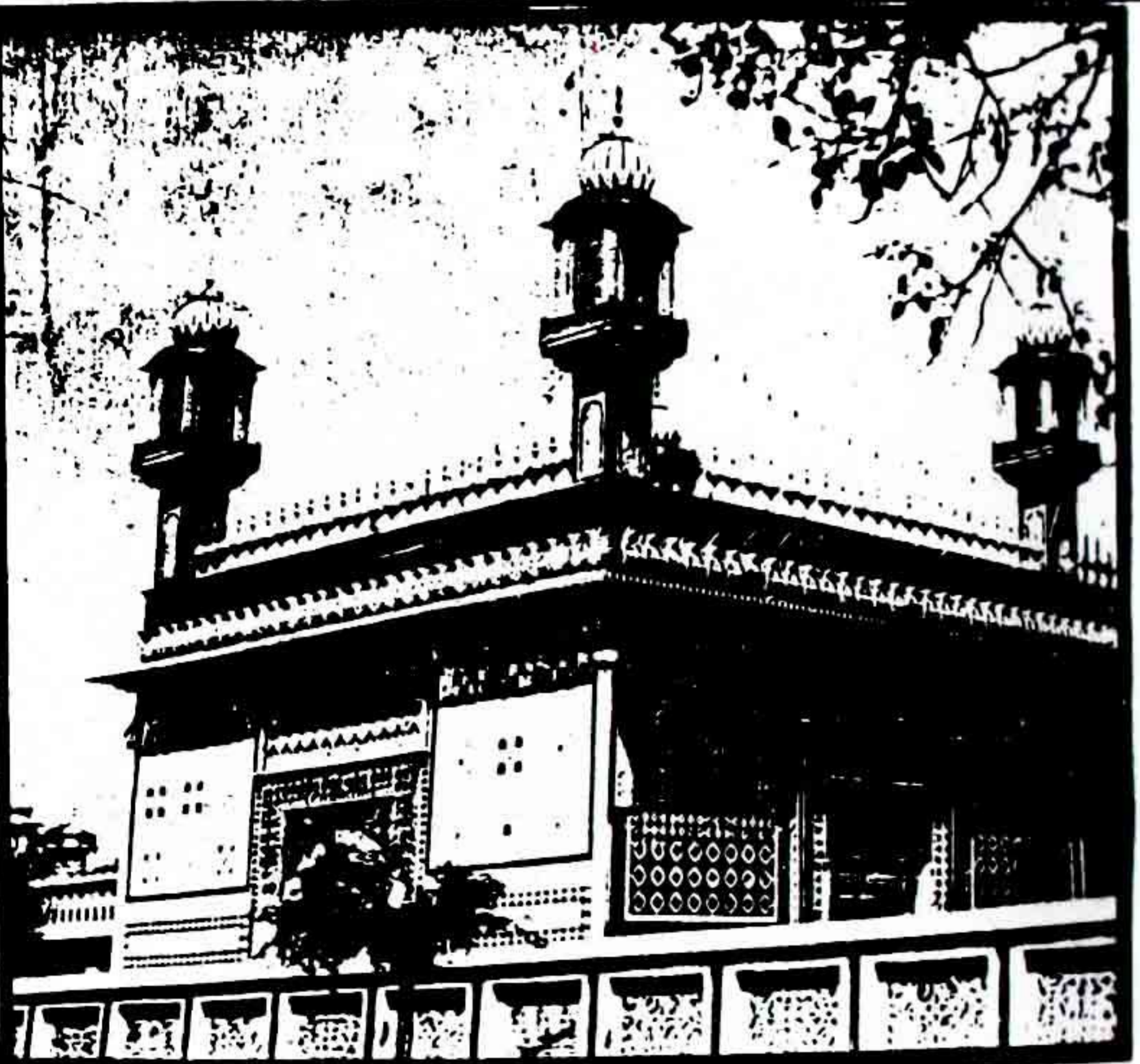
مکتبہ محمد شاکر

ناشر
راجہ محمد اختر
مدیر عالی کفری شریف

بِسْمِ اللّٰهِ
رَحْمَةً عَلَيْهِ

کلام باہو

از:- سلطان العارفين حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ



شیر برادرز * اردو بازار * لاہور

نام کتاب ----- کلام باہور حمۃ اللہ علیہ

مصنف ----- حضرت سلطان باہور حمۃ اللہ علیہ

ناشر ----- شبیر برادرزلاہور

ترتیب ----- محمد اکبر قادری

اشاعت ----- ۲۰۰۰ء

تعداد ----- ۱۱۰۰

قیمت ----- 86

حضرت سلطان باہو سروری قادری

حضرت سلطان باہو جلیل القدر اولیاء سے ہیں آپ خطہ پنجاب میں بہت مشہور ہیں۔ آپ سلطان العارین اور شمس الساکین ہیں۔ آپ بارگاہ رب العزت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کے مقرب اور حضور ہی تھے آپ زہد و تقویٰ میں یکتائے زمانہ تھے۔

آپ قبیلہ اعوان سے ہیں۔ آپ کے والد ماجد دہلی کے بادشاہ کے از خاندان : منصب دار تھے۔ نہایت نیک متبع سنت و مانفط قرآن فقہیہ اور عالم باہل بزرگ تھے۔ ان کی شادی بی بی راستی سے ہوئی۔ اور ان کو شورکوٹ ضلع جھنگ میں شاہجہان نے ایک سالم گاؤں قہرگان اور پچاس ہزار بیگے زمین چند آباد کنوؤں کے ساتھ بطور انعام کے عطا فرمائی۔ چنانچہ آپ کے والد نے شورکوٹ قصبہ میں سکونت اختیار کر لی۔

آپ کی پیدائش شورکوٹ شہر میں ۱۲۳۷ھ میں ہوئی۔ آپ کا نام ۲۔ پیدائش : سلطان محمد باہو رکھا گیا۔ اس وقت اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کا عہد حکومت تھا۔

آپ کا شجرہ نسب یہ ہے۔

۳۔ شجرہ نسب : حضرت سلطان باہو بن حضرت بازید محمد بن حضرت فتح محمد بن حضرت اللہ دتہ بن حضرت محمد نعیم بن حضرت محمد منان بن حضرت موغلا بن حضرت محمد پیدرا بن حضرت محمد سگھرا بن حضرت محمد نون بن حضرت سلا بن حضرت محمد بہاری بن حضرت محمد جیون بن حضرت محمد ہرگن بن حضرت نور شاہ بن حضرت امیر شاہ بن حضرت قطب

بچپن ہی سے حضرت باہو کی پیشانی سے انوار ولایت تاباں و نمایاں
 ۴۔ بچپن : نظر آتے تھے۔ اور بعض ایسی باتیں پائی جاتی تھیں کہ جن سے اندازہ
 ہوتا تھا کہ آپ آئندہ چل کر آسمان ولایت کے روشن آفتاب بنیں گے۔ سلطان باہو نے
 شور کوٹ ہی میں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ تعلیم ظاہری کے بعد وہ علوم باطنی کی طرف
 متوجہ ہوئے۔

ولایت کسی نہیں وہی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس پر
 ۵۔ فیض مصطفویٰ : چاہا اپنی عنایت کر دی۔ جسے چاہا منتخب کر لیا۔ اس
 انتخابِ خداوندی کے لیے کوئی انسان ضابطہ مقرر نہیں کر سکتا۔ حضرت سلطان العارفين
 مادر زاد دلی تھے۔

جب آپ سن بلوغت کو پہنچے تو ایک روز کا واقعہ ہے کہ آپ قعبہ شہر کوٹ کے
 قریب کھڑے تھے اچانک ایک صاحبِ حشمت، صاحبِ نور اور بارعب سوار نمودار ہوا
 اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو پیچھے بٹھالیا پہلے تو آپ ڈرے لیکن کچھ دیر بعد دل کو ٹھہرایا
 جرات کی، اور سوال کیا کہ حضرت آپ کی تعریف کیا ہے اور مجھے کہاں لے جانے کا ارادہ
 ہے؛ اس پاکیزہ دل سوار نے پہلے توجہ کی اور اس کے بعد اپنی زبان درفشاں سے ارشاد
 فرمایا۔ میرا نام علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہے اور میں تجھے حسب الارشاد حضرت محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی مجلسِ پاک میں لیے جا رہا ہوں یہ سن کر آپ مطمئن ہو گئے
 تھوڑی دیر بعد آپ کو حاضر مجلس کر دیا اس وقت حضرت صدیق اکبرؓ حضرت عمر فاروقؓ،
 حضرت عثمان غنیؓ رضی اللہ عنہم جمعین بھی اہل بیت اطہار کی نورانی مجلس میں حاضر تھے۔ آپ کو
 دیکھتے ہی سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجلس سے اٹھے اور حضرت
 سلطان العارفين قدس سرہ سے ملاقات کی اور توجہ فرما کر رخصت ہو گئے۔ اس کے بعد
 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جب تینوں خلفائے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باری باری رخصت ہو گئے اور مجلس میں صرف اہل بیت اطہار
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین ہی رہ گئے۔ تو حضور سلطان العارفين قدس سرہ ارشاد فرماتے

ہیں کہ اس وقت مجھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ انور سے اس قسم کے آثار نظر آتے تھے کہ میری بیت کے لیے نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے انہیں ارشاد ہو گا مگر بظاہر خاموش تھے۔

کچھ دیر کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک میری طرف بڑھائے اور ارشاد فرمایا، میرے ہاتھ پکڑو۔ مجھے دونوں مبارک ہاتھوں سے بیت اور تلقین فرمایا۔ آپ کے مبارک ہاتھوں کے پکڑنے کی دیر تھی کہ میرے لیے درجات اور مقامات کا کوئی حجاب باقی نہ رہا۔ دور اور نزدیک کی ہر چیز یکساں دکھائی دینے لگی ارج محفوظ کے تمام پردے اٹھ گئے اول آخر، ظاہر باطن ایک جیسا ہو گیا۔ چنانچہ آپ اپنی کتاب "عین الفقر شریف" میں فرماتے ہیں کہ مرشد کامل ایسا ہی ہونا چاہیے جو طالب کو ایک ہی نظر سے مراتب انتہا کو پہنچا دے اور تمام حجابات کو دور کر کے اسے مشاہدات میں غرق کر دے۔ پھر فرماتے ہیں کہ جب نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام تلقین فرما چکے تو سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے فرمایا کہ تو میرا فرزند ہے" میں نے حضرت سبطین الشریفین امام السعیدین حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے مبارک قدموں کو چومنا اور اپنی کانوں میں غلامی کا حلقہ پہنایا۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کے بعد مجھے فرمایا کہ خلق خدا سے محبت کرنا کیونکہ تمہارا مرتبہ دن بدن بلکہ گھڑی بگھڑی ترقی پر ہو گا اور ابد آلا باد تک ایسا ہی ہوتا ہے گا۔ کیونکہ یہ حکم سروری اور سرمدی ہے اس کے بعد آقائے نامدار، مالک کون و مکان، محبوب رب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے قطب الاقطاب ثروت الانبیا محبوب سبحانی، حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے پیرو فرمایا حضرت پیر دستگیر قدس سترہ عزیز نے مجھے سرفراز فرمانے کے بعد خلقت کے لیے ارشاد و تلقین کا حکم دیا۔

حضرت سلطان العارفين قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ دیکھا ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا جو سر میں موجود ہیں اور کچھ سنا ان ظاہری کانوں سے سنا اور بوجہ

جسم مجلس پاک میں حاضر ہوا۔

اس روز کے بعد آپ پر فوات الہی کے انوار و جذبات اسی طرح متجلے ہونے لگے کہ سینکڑوں آدمیوں کو ایک ہی نگاہ سے ایک ہی قدم پر خدا رسیدہ واصل باللہ، کر دیتے تھے چنانچہ لاکھوں طالبان حق کی مرادیں آپ کی نظر کرم سے برآئیں سبحان اللہ مالک کائنات جل مجدہ، اپنے بندوں میں سے جسے چاہے بلا منت و مشقت اپنا قرب وصال بخش دے، یہ اس کی عنایت اور خاص فضل ہے۔ اس فیض یابی کے بعد حضرت سلطان العارفين سلطان باہو قدس سرہ ہر وقت اور ہر گھڑی و مدانیت میں مستغرق حق تعالیٰ کی تجلیات کے مشاہدوں سے مشرف اور فوات مطلق کے جلال و جمال کے دیدار میں مست رہتے تھے۔

آپ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا بیٹا! تمہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی
۶۔ تلاش مرشد کامل معرفت کے لیے پیدا کیا ہے۔ اس لیے اب تمہیں کسی مرشد
 کامل کے ہاتھ پر بیعت کرنی چاہیے۔ آپ نے عرض کیا مجھے خدا کی معرفت حاصل ہے اور
 میرے مرشد کامل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ والدہ ماجدہ نے فرمایا
 پھر بھی ظاہری مرشد چکڑنا لازمی ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو باوجود
 اللہ تعالیٰ کی ہم کلامی کا شرف حاصل ہونے کے حصول ارشاد اور تلقین کے لیے حضرت
 خضر علیہ السلام کے ساتھ چلتا پڑا جس کا مفصل ذکر سورہ کہف میں موجود ہے یہ سن کر آپ
 نے عرض کیا آپ میرے لیے کافی مرشد ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا بیٹا! عورتوں
 کو بیعت اور تلقین کرنے کا حکم نہیں کیوں کہ امہات المؤمنین اور سیدۃ النساء حضرت فاطمہ
 الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور رابعہ بھری رحمۃ اللہ علیہا نے کسی کو بیعت کی تلقین نہیں کی
 پس مجھے بیعت کا حکم کیسے ہو سکتا ہے آپ نے عرض کی کہ میں مرشد کامل کہاں سے تلاش
 کروں؟ فرمایا کہ خدا کی زمین میں چل پھر کر تلاش کرو اور بابرکت ہاتھ سے اشارہ مشرق
 کی طرف کیا۔ آپ فوراً اٹھے والدہ ماجدہ کو سلام کہا اور دریائے راوی کی طرف چل پڑے
 جب آپ دریا کے کنارے پہنچے تو وہاں آپ نے حضرت شاہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ

کے فیض عام کا شہرہ سنا جو ایک گاؤں میں (جس کا نام بغداد تھا) سکونت رکھتے تھے۔ آپ وہیں ان کے پاس پہنچے تو آپ خاموش ہو کر بیٹھ گئے پھر اپنا مقصود عرض کیا حضرت شاہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسے درویش تم چند روز ٹھہرو۔ مجاہدہ کرو اور تمہاری ڈیوٹی مسجد کا پانی بھرنا ہے۔

آپ نے پانی بھرنے کے لیے مشک مانگی اور درویشوں نے مشک لاکر دی آپ نے ایک ہی مشک بھر کر ڈالی تو مسجد کا صام اور تمام صحن پانی سے بھر پور ہو گیا۔ درویشوں نے یہ واقعہ شاہ صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے حضرت سلطان العارفين قدس سرہ کو بلایا اور فرمایا، اسے درویش کیا تمہارے پاس دنیا کا مال ہے؛ آپ نے فرمایا ہاں ہے؛ شاہ صاحب نے فرمایا تو پھر یاد رکھو دو کام نہیں ہو سکتے پہلے مال و متاع سے فارغ ہو لو پھر اس مقصد کے لیے یہاں آنا۔ یہ سن کر آپ فوراً گھر واپس آئے چونکہ آپ کی والدہ ماجدہ بھی دلی اللہ تعالیٰ سے اس لیے انہوں نے پہلے ہی سے آپ کے اس غرض سے لوٹنے کا ذکر آپ کی پاکیزہ ازواج سے کر دیا تھا۔ اور انہیں اپنا اپنا زیور اور نقدی محفوظ کر لینے کا حکم بھی دے دیا تھا انہوں نے زیور وغیرہ زمین میں دفن کر دیا تاکہ بوقت ضرورت کام آئے۔ اس وقت سلطان العارفين قدس سرہ کے فرزند حضرت نور محمد علیہ الرحمۃ شیر خوارگی کی حالت میں گہوارے میں تھے جب آپ تشریف لائے تو والدہ ماجدہ نے آنے کی وجہ پوچھی۔ حضور نے عرض کیا کہ شیخ نے دنیاوی مال و متاع کو دور کرنے کا حکم دیا ہے آپ نے فرمایا اگر کوئی مال نظر آتا ہے تو لے کر دور کر دو۔ آنحضرت قدس سرہ نے بچے کی انگلی میں انگوٹھی دیکھی جو نظر بد کے بچاؤ کے لیے ڈالی گئی تھی آپ نے اسے اتار کر باہر پھینک دیا۔ پھر آپ نے فرمایا اگر کوئی دنیاوی مال ہے تو دو تاکہ اسے باہر پھینک دوں والدہ ماجدہ نے فرمایا بیٹا تمہارے گھر میں مال کہاں آپ نے عرض کیا ابھی مجھے بدبو آتی ہے والدہ ماجدہ نے فرمایا اگر بدبو آتی ہے تو جہاں ملتا ہے لے کر باہر پھینک دو چنانچہ جس جگہ زیور وغیرہ دبایا ہوا تھا وہاں سے نکال کر آپ نے باہر پھینک دیا اور فارغ ہو کر شاہ حبیب اللہ علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر

ہوئے، شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم دنیاوی مال سے تو فارغ ہو گئے، اب اپنی عورتوں کا کیا کرو گے؟ چنانچہ آپ دیدار ذات کے مست المست اسی وقت واپس گھر لوٹے تاکہ اپنی ازدواج کو آزاد کریں۔ اللہ! اللہ! یہ ہے خدا کی سچی طلب! شاہ صاحب نے آپ کا امتحان کتنا سخت لیا، مگر آپ ہیں کہ خدا کی طلب میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کر رہے۔

کیست صائب زہرہ کس را سینہ برنداں زون

از دو صدے عاشق کیے بے باک مے آید بروں
 آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کی مستورات کو اطلاع دی کہ میرا بیٹا اب تم سے قطع تعلق کی غرض سے آ رہا ہے تم ہوشیار ہو جاؤ اور میرے پیچھے بیٹھ جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ خدا کی طلب میں مست تمہارے حق میں کوئی شرعی کلمہ کہہ دے چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا اتنے ہی سلطان العارین قدس سرہ بھی تشریف لے آئے۔ والدہ ماجدہ نے فرمایا بیٹا تمہاری مستورات تمہیں اپنے حقوق بخش دیتی ہیں، اگر تم خدا کو حاصل کر کے آؤ گے تو بہتر و رزق تمہیں ان کے حقوق ادا کرنے کے لیے آنے کی ضرورت نہیں، چونکہ آپ شریعت کے سخت پابند تھے اس لیے اپنی والدہ ماجدہ کی فرمانبرداری میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے تھے والدہ صاحبہ کی یہ نصیحت بھی آپ پر اثر کر گئی اپنی مستورات کی زبان سے ان کے حقوق کی معافی قبول کر کے پھر شاہ صاحب رحمۃ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نظر کاملہ سے توجہ فرمائی پھر آپ سے حصول مراد کے متعلق پوچھا آپ نے عرض کیا یا شیخ! جو مقامات آپ کی توجہ سے آج منکشف ہوئے ان سے تو میں اپنے گہوارے میں ہی گزر چکا تھا۔

فرمایا، کہ اے درویش جس نعمت کے تم مستحق ہو وہ ہمارے امکان سے باہر ہے البتہ ہم تمہاری اتنی رہنمائی کرتے ہیں کہ جس جگہ تمہارا نصیب ہے وہ جگہ بتا دیتے ہیں وہاں جا کر اپنا نصیب لے لو۔ پھر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو ارشاد فرمایا کہ تم میرے شیخ میدالسادات حضرت پیر عبد الرحمن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلوی قادری

کی خدمت میں جاؤ جو ظاہر شاہی منصب دار ہیں چنانچہ حضرت سلطان العارفين قدس سرہ وہاں سے دہلی رخصت ہوئے راستے میں بہت سے ابدال اور تاؤ۔ مجذوب کشاں کشاں آپ کے حضور میں حاضر ہو کر ملاقات کا شرف حاصل کرتے۔

حضرت شاہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے وصول خلافت : اللہ علیہ سے وصول رخصت ہونے کے بعد اثنائے سفر میں آپ نے ایک ایسا مجذوب دیکھا جس نے آپ کے خلیفہ سلطان حمید بکروا لے کی پشت کی طرف سے جو کہ سلطان حمید پر لکڑی کا ایک ایسا وار کیا کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اس مست نے دوسری طرف لکڑی مارنے کے لیے اٹھائی تو حضرت سلطان العارفين قدس سرہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اسے صاحب بس کہ ہم درویش اہل صحابہ سنت و جماعت ہیں ہمیں ایسا کرنا روا نہیں وہ مست باز آیا اور چلا گیا۔ پھر آپ نے سلطان حمید کو حالت سکر سے صحن میں لا کر روانہ ہونے سے پہلے فرمایا کہ اسے حمید اگر ہمیں خبر نہ ہو جاتی اور وہ مجذوب دوسری دفعہ تمہیں لکڑی مار بیٹھتا تو ہم بھی تمہیں مستی سے ہوش میں نہ لا سکتے۔

پھر آپ وہاں سے آگے رخصت ہو کر تلاش حق میں سفر طے کرتے ہوئے شہر دہلی کے قریب آپہنچے۔ اُدھر حضرت شیخ سید عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے ایک درویش کو فرمایا کہ فلاں راستے اس شکل و صورت اور علیہ کا ایک فقیر آرہا ہے جاؤ اور اسے ہمارے پاس لے آؤ۔

ظور فرمائیے ایک دلی کامل کی فراست، وسعت علم اور نگاہ کتنا کام کر رہی ہے سید السادات حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہی منصب دار ہیں۔ آپ بیک وقت حکومت کی طرف سے سپرد کیے ہوئے کام کو بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ طالبان حق کی تلقین کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ حضور نبی کریم روف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس پاک سے بھی غیر حاضر نہیں اور اسی وقت میں سینکڑوں میل دور سے آنے والے طالب صادق کو بھی دیکھ رہے ہیں اس کے آنے کی غرض اور ارادے کا بھی علم رکھتے ہیں

اس کا اٹھا ہوا قدم جس زمین پر پڑنے والا ہوتا ہے اس زمین کو بھی جانتے ہیں۔ آنے والا ابھی دور ہے اور آپ وہیں بیٹھے ایک درویش کو یہ کہہ کر بھیج رہے ہیں کہ جاؤ اس شکل و صورت کا ایک انسان فلاں فلاں راستے سے ہوتا ہوا فلاں گلی تہ شہر میں داخل ہونے والا ہے اسے ہمارے پاس بلالاد۔ ولی اللہ کی یہ ایک ادنیٰ سی کرامت ہے یہاں تو آنے والے اور بلانے والے دونوں کی مرضی ہی ایسے تھی ورنہ اگر وہ چاہتے تو پہلا قدم ہی اٹھا کر منزل مقصود پر رکھ سکتے تھے کیونکہ اولیا اللہ کی صف میں ان مقدس ہستیوں کو وہ مرتبہ اور مقام حاصل تھا جس مرتبہ کے اہل اولیا اللہ کو باذن اللہ تعالیٰ زمان و مکان پر تصرف حاصل ہوتا ہے یہ جب چاہتے ہیں وہی وقت ہوتا ہے (ہو جاتا ہے) اور اسی طرح مکان کو بھی اپنی مرضی کے مطابق قبض کر لیتے ہیں۔

آدم برسر مطلب وہ درویش حکم سنتے ہی آپ کے بتائے ہوئے راستے کی طرف چل پڑا۔ حضرت سلطان العارفين قدس سرہ بھی اسی راستے چلے آ رہے تھے جب وہ درویش آپ کے پاس پہنچا تو آپ کو سید السادات حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بتائے ہوئے علیہ اور شکل و صورت کو پا کر اپنے ہمراہ کر لیا، اور حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لا حاضر کیا۔ سید السادات حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور خلوت میں لے گئے اور ایک دم میں ایک ہی نگاہ سے نعمت عظمیٰ سے مالا مال کر دیا۔ فیض اترلی سے مستفیض فرمایا، آپ کی امانت آپ کے سپرد کی اور ساتھ ہی گھر جانے کی اجازت بھی فرمادی۔

آپ نعمت سے پُر اور فیض رسانی کے جذبات سے لبریز تھے باہر تشریف لائے اور ہر خاص و عام پر توجہ کرنے لگے۔ لوگوں نے بھی جب دیکھا کہ ایک فقیر کامل قیمتی گوہر مہفت تقسیم کر رہا ہے تو موقع کو غنیمت جانا اور دھڑا دھڑا فیض حاصل کرنا شروع کر دیا۔ پھر کیا تھا ننٹوں کے اندر اندر بے شمار مخلوق خدا جمع ہو گئی بانار اور گلیاں لوگوں سے بھر گئیں، راستے بند ہو گئے اور تمام شہر میں غل سا پھج گیا۔ حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درویش بھی ادھر آنکے جب مخلوق خدا کو اس طرح سے جمع دیکھا تو وجہ دریافت

کر کے حضرت پیر عبد الرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ (یعنی اپنے شیخ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضرت! آج شہر میں ایک ولی اللہ داخل ہوا ہے جو اپنی توجہ سے عام مخلوق خدا کو جذبات الہی میں لاتا ہے، آپ نے فرمایا جاؤ اور اچھی طرح معلوم کر کے آؤ کہ وہ درویش کون ہے کہاں کا رہنے والا ہے، اور کس خاندان اور سلسلہ سے تعلق رکھتا ہے، درویش رہاں پیسے تو دیکھتے ہی پہچان لیا، دوڑتے ہوئے حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضرت یہ تو وہی درویش ہے جسے آپ نے تلقین فرمائی ہے اور فیض بخش کر رخصت کیا ہے یہ سن کر آپ کو سخت رنج ہوا اور فرمایا کہ جاؤ اسے میرے پاس لے آؤ۔ درویش واپس گئے اور حضرت سلطان العارنین قدس سرہ، کو حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جھڑک کر فرمایا کہ اسے درویش ہم نے تجھے یہ خاص نعمت عنایت کی اور تو نے عام کر دی آپ نے عرض کیا سیدی جب بڑھیا ٹورٹ روٹی پکانے کا تو بازار سے خریدتی ہے تو اسے بجا کر دیکھتی ہے کہ آیا یہ مجھے کام دیتا ہے گا اس میں کوئی خرابی تو نہیں؟ اور جب ایک لڑکا لکڑی کی کمان خریدتا ہے تو اسے کھینچ کر دیکھتا ہے کہ اس میں کچک کافی ہے یا نہیں؟ سو میں نے جو آپ سے "نعمت عظمیٰ" حاصل کی میں بھی اس کی آزمائش کرتا تھا، کہ مجھے آپ سے کس قدر نعمت عطا ہوئی، اور اس کی ماہیت کیا ہے۔ پس جس طرح حضرت سید المرسلین احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سے مجھے حکم ہوا تھا کہ خلق خدا سے ہمت کر، اسی طرح آپ نے بھی حکم دیا تھا کہ اسے آزماؤ اور فیض کو عام کر دو۔ انشاء اللہ العزیز قیامت تک یہ نعمت ترقی پر ہوگی۔

۸. اتباع شریعت :

خلاف پیغمبر کے راہ گزید کہ ہر بمنزل نخواستہ رسید
سلطان العارنین نے زندگی بھر کوئی خلاف شریعت کام نہیں کیا۔ فرض تو فرض
ایک مستحب تک نہیں چھوڑا۔ استغراق مراقبہ میں جب کئی کئی ہفتے گزر جاتے تو نارنگا ہوتے

ہی آپ تضا نماز ادا کرتے۔ آپ فرماتے ہیں جو لوگ پانچ وقت اللہ کے نام کی پکار پر اس کے دربار میں حاضر ہونے کی تکلیف برداشت نہیں کرتے۔ ان کے زبانی دعویٰ محبت کی کیا حقیقت ہے۔ آپ نے دانشگاہ الفاظ میں فرمایا۔

ہر مراتب از شریعت یا فتم پیشوائے خود شریعت ساختم
دلی رادلی می شناسد کے مصداق آپ کے مقام کا تعین تو کوئی واقف و مال
ہی کر سکتا ہے۔ آپ تبراسم ذات ہو کے منظر عین ہیں۔ رسالہ روحی شریف میں
لکھتے ہیں۔

”و بمنزل فقر از بارگاہ کبریا حکم شد کہ تو عاشق مائی۔ ایں فقیر عرض نمود کہ عاجز را توفیق
عشق حضرت کبریا نیست باز فرمود کہ تو معشوق مائی۔ باز ایں عاجز ساکت ماند۔ پر تو شعاع
حضرت کبریا بندہ را ذرہ اور در ابصار استغراق مستغرق ساخت و فرمود تو عین ما ہستی
و ما عین تو ہستم۔ در حقیقت حقیقت مائی دور معرفت یا مائی دور ہو میردت سر یا
ہو ہستی۔“

۹. تصنیفات : آپ نے علم تصوف پر ڈیڑھ صد کے قریب کتابیں بزبان فارسی
چھوڑی ہیں مجموعہ ابیات پنجابی بھی آپ کی یادگار ہیں۔ آپ کے
تصوف کا اندازہ اچھوتا۔ بد اگانہ اور انمول ہے۔ آپ نے تصوف کی قدیم اصطلاحوں کو
بہت کم استعمال کیا ہے۔ جو کچھ لکھا باطنی توفیق اور تائید ایزدی سے لکھا ہے صاف اور
دو ٹوک الفاظ کہتے ہیں۔ بلا شک و شبہ اس تحت الرجال میں یہ کتابیں مرشد کامل کا کام دیتی
ہیں۔ ان کتابوں کی ایک خوبی جو آپ کو شاید ہی تصوف کی کسی اور کتاب میں ملے یہ ہے
کہ صاحب تعلق جو کچھ مطالعہ کرتا ہے۔ وہ سب کچھ خواب میں اسی پر منکشف اور
دارد ہو جاتا ہے۔

آپ کی جن کتابوں کا پتہ چل سکا ان کے نام یہ ہیں :-

۱۱. عین الفقر کبیر۔ ۱۲. عین الفقر صغیر۔ ۱۳. عقل بیدار کبیر۔ ۱۴. عقل بیدار صغیر۔
۱۵. کلید التوحید کبیر۔ ۱۶. کلید التوحید صغیر۔ ۱۷. مجالسۃ النبی۔ ۱۸. محبت الاسرار۔

۹۔ اسرار قادری۔ (۱۰) توفیق الہدایت۔ (۱۱) تیغ برہمنہ۔ (۱۲) مجموع الفضل (۱۳) محک الفقر
 ابکیر۔ (۱۴) محک الفقر الصغیر۔ (۱۵) فضل اللقار۔ (۱۶) شمس العارفین۔ (۱۷) رسالہ روحی
 اورنگ شاہی۔ (۱۸) امیر الکوئین۔ (۱۹) مفتاح العاشقین۔ (۲۰) قرب دیدار۔
 (۲۱) نور الہدیٰ۔ (۲۲) دیوان اردو۔ (۲۳) دیوان فارسی۔ (۲۴) دیوان پنجابی وغیرہ
 ان کتابوں کے مطالعہ سے جہاں آپ کے غیر معمولی تجربہ علمی، غیر معمولی استعداد
 اور صلاحیتوں کا پتہ چلتا ہے، وہی یہ کتابیں ایک سالک راہ طریقت کے لیے عرفان و ہدایت
 کی ایک گنج گراں مایہ ہیں۔

حضرت سلطان العارنیں نے یکم جمادی الثانی ۱۰۲۰ھ حضرت
 ۱۰۔ وصال: سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں تریٹھ سال کی عمر میں
 حاجی حق کو لبیک کہا۔

۱۱۔ مزار: آپ کو شورکوٹ کے قریب دیائے چناب کے کنارے موضع تہرگان کے
 قلعہ میں دفن کیا گیا۔ لیکن دریا کے بڑھ آنے کی وجہ سے، اور مزار مبارک کو
 طغیانی کا خطرہ لاحق ہونے کی وجہ سے آپ کے جسد مبارک کو وہاں سے منتقل کر کے
 دوسری جگہ دفن کیا گیا۔ یہ واقعہ ۱۰۸۰ھ کا ہے لیکن ۱۳۲۱ھ میں جب کہ حضرت شیخ
 حاجی سلطان نور احمد کی سجادگی کا زمانہ تھا۔ پھر مزار مبارک کو دریا کی طغیانی کا خطرہ لاحق
 ہوا۔ چوتھ ماہ محرم ۱۳۲۶ھ میں جسد مبارک وہاں سے منتقل کر کے اس جگہ دفن کیا گیا۔
 جہاں اب آپ کا مزار مبارک مرجع خاص و عام ہے اس لیے ماہ محرم ہی میں آپ
 کا عرس ہوتا ہے۔

حضرت سلطان باہو کے آٹھ صاحبزادے تھے۔ جن کے نام
 ۱۲۔ اولاد: یہ ہیں۔

(۱) شیخ سلطان نور محمد۔ (۲) سلطان ولی محمد۔ (۳) سلطان لطیف محمد۔ (۴) سلطان
 صالح محمد۔ (۵) سلطان اسحاق محمد۔ (۶) سلطان فتح محمد۔ (۷) سلطان شریف محمد۔
 (۸) سلطان حیات محمد۔ سلطان حیات محمد نے بچپن ہی میں وفات پائی۔

الف اللہ چنبے دی بوٹی میرے کن وچ مرشد لانی ہو
 نفی اثبات داپانی ملیس ہر رگے ہر جانی ہو
 اندر بوٹی مشک پچایا جاں پھلاں تے آئی ہو
 جیوے مرشد کامل باہو جیس ایہ بوٹی لانی ہو

۲

الف اللہ پڑھیوں پڑھ حافظ ہو یوں ناں گیا جابون پڑا ہو
 پڑھ پڑھ عالم فاضل ہو یوں بھی طالب ہو یوں زردا ہو
 سینے ہزار کتاباں پڑھیاں پر نظام نفس نہ مردا ہو
 باجھ فقیراں کسے نہ ماریا باہو ایہو چور اندر دا ہو

۳

الف احد جدوتی دکھالی از خود ہو یا فانی ہو
 قرب وصال مقام نہ منزل ناں او تھے حسیم نہ جانی ہو
 نہ او تھے عشق محبت کافی نہ او تھے کون مکانی ہو
 عینوں عین تھیوے باہو نتر و حدت سبحانی ہو

۴

الف اللہ صبحی کیتو سے جداں چمکیا عشق اگوہاں ہو
 راتیں یہاں دیوے تا تکھیرے نرت کرے اگوہاں سوہاں ہو
 اندر بجاہیں اندر بالن اندر دیوچ دھوہساں ہو
 بابو شوہ تداں لدھیو سے جداں عشق کیتو سے سوہاں ہو

۵

الف ایہہ دنیا زن حیض پلیتی کتنی مل مل دھوون ہو
 دنیا کارن عالم فاضل گوشے گوشے بہ بہ وون ہو
 جیندے گھر وچ بوہتی دنیا اوکھے گھو کر سوون ہو
 جہاں ترک دنیا تھیں کیتی باہو و بندگی نکل کھلوون ہو

۶

الف الست برکم سینا دل میرے نرت قابو بیاں کو کیندی ہو
 جب وطن دے غالب ہوئی ہک پیل سوون نہ دیندی ہو
 قہر پونے تینوں رہن دنیا توں تمان حق داراہ نیندی ہو
 عاشقاں مول قبول نہ کیتی باہو توں گرزاریاں وندی ہو

۷

الف ایہو نفس اسا ڈا بیلی جو نال اسا ڈے سدھا ہو
 زاہد عالم آن نوالے جتھے ٹکڑا دیکھے تھہ سا ہو
 جو کوئی اسدی کرے سواری اس نا اللہ والدھا ہو
 راہ فقر و مشکل باہو گھرمانہ سیرا روٹھا ہو

۸

الف ازل ابدنوں صحی کیتو سے دیکھ تماشے گزرے ہو
 چوداں طبق دلیندے اندر آتش لائے حجرے ہو
 جہناں حق نہ حاصل کیتا اوہ دوہیں جہانیں اجڑے ہو
 عاشق غرق ہوتے بیچ وحدت باہو دیکھ تہاندے بحرے ہو

۹

الف اندر ہوتے باہر ہوا یدم ہو دے نال جلیندا ہو
 ہو داداغ محبت والا ہر دم بیاسٹریندا ہو
 جتھے ہو کرے رُشنائی چھوڑا اندھیرا دیندا ہو
 میں قربان تہاتوں باہو جہڑا ہونوں صحی کریندا ہو

۱۰

الف ادھی لعنت دنیا تائیں تے ساری دنیا داراں ہو
 جیس راہ صاحب دے خرچ نہ کیتی لیکن غضبیاں ماراں ہو
 بیوواں کولوں پتر کو ہاؤے بھٹھہ دنیاں مکاراں ہو
 جہناں ترک دنیا دی کیتی باہو لیکن باغ بہاراں ہو

۱۱

الف ایہہ دنیاں زن حیض پلیتی ہر گز پاک نہ تھیوے ہو
 جیس فقر گھر دنیا ہوئے لعنت اس دے جیوے ہو
 حُب دنیاں دی لب تھیں موڑے ویلے فکر کچھوے ہو
 سہ طلاق دنیاں دی بیٹھے بے باہو سچ بکھیوے ہو

۱۲

الف ایمان سلامت ہر کوئی منگے عشق سلامت کوئی ہو
 منگن ایمان شرمادون عشقوں دل لوں نیت ہوئی ہو
 جس منزل لوں عشق نچاٹے ایمان لوں خیر نہ کوئی ہو
 میرا عشق سلامت رکھیں باہو ایمانوں دیاں دھرنی ہو

۱۳

الف ایہ کن میرا چشمیں ہوئے تے میں مرشد ویکھ نہ رجہاں ہو
 لوں لوں وے مڈھ لکھ لکھ چشمیں بک کھوں بک کجاں ہو
 اتیناں ڈٹھیاں صبرناں آوے ہو رکتے دل بھجاں ہو
 مرشد دا دیدار ہے باہوینوں لکھ کر وڑاں حجاں ہو

۱۴

الف اندر وچ نماز اساڈی ہکے جانیتوے ہو
 نال قیام رکوع سجودے کر تکرار پڑھیوے ہو
 ایہہ دل بھر فراقوں سٹریا ایہہ دم مرے نہ جیوے ہو
 سچا راہ محمد والا باہو جیں وچ رب لبھیوے ہو

۱۵

الف اکھیں سُرخ موہیں تے زردی ہر دلوں دل آہیں ہو
 ہما ہمار خوشبوئی والا بہونتا وچ کداہیں ہو
 عشق مشک نہ چھپے رہندے ظاہر تھیں اتھاہیں ہو
 نام فقیر تہنا ندا باہو جہاں لا مکانی جاہیں ہو

۱۶

اندر کلمہ کل کل کر دا عشق سکھایا کلمات ہو
 جو داں طبق کلمے دے اندر قرآن کتاباں علماں ہو
 کانے کپ کے قلم بناون لکھ نہ سکن قلمات ہو
 بابو ایہہ کلمہ ییتوں پیر پڑھایا ذرا نہ رہیاں الماں ہو

۱۷

ایہہ تن رب سچے دا مجرا وچ پا فقیرا جھاتی ہو
 ناں کر منت خواج خضر دی تیرے اندر آب حیاتی ہو
 شوق دا دیو اباں ہیرے متاں لہجی دست کھراتی ہو
 مرن تھیں اگے مرے باہو جہناں حق دی رمز چھپاتی ہو

۱۸

ایہہ تن رب سچے دا مجرا دل کھڑیا باغ بہاراں ہو
 وچے کونے وچے مصلے وچے سجدے یاں تھاراں ہو
 وچے کعبہ وچے قبلہ وچے الا اللہ پکاراں ہو
 کامل مرشد ملیا باہو اوہ آپے لیسے ساراں ہو

۱۹

الف او جھڑ جھل تے مارو بیلہ جتھے جالٹن آئی ہو
 جس کدھی نوں دُعاہ ہمیشاں اور دُصٹھی کل دھانی ہو
 مٹکا جہانندی پے سراندی اوہ سکھ نہیں سوندے راہی ہو
 ریت تے پانی جتھے ہون اکٹھے باہو اتھے نی نہیں بھجدی کائی ہو

۲۰

الف آپ نہ طالب ہیں کہیں وے لوکاں نوں طالب کرے ہو
 چانوں کھپیاں کرے سپیاں اللہ وے قہر توں تاہیں ڈرے ہو
 عشق مجازی تلکن بازی پیرا وے دھردے ہو
 او شرمندے ہوسن باہو اندر روز حشر وے ہو

۲۱

الف اندر بھی ہو باہر بھی ہو باہو کتھاں بھوے ہو
 سنے ریاضتاں کر کر اباں توڑے خون جگر واپیوے ہو
 لکھ ہزار کتاباں بڑھ کے دانشمند سدیوے ہو
 نام فقیر تہیندا باہو قبر جہانندی جیوے ہو

۲۲

الف اللہ چنبے دی یونٹی میرے من وچ مرشد لانا ہو
 جس گت اتے سوہنارا ضعی ہوندا او ہو گت سکھاندا ہو
 ہر دم یاد رکھے ہر ویلے سوہنا اٹھاندا بھاندا ہو
 آپ سمجھ سمجھیندا باہو آپ آپے بن جاندا ہو

۲۳

ب باہو باغ بہارا کھڑیاں نر کس ناز شرم دا ہو
 دل وچ کعبہ صحیح کیتو سے پاکوں پاک نرم دا ہو
 طالب طلب طواف تمامی حب حضور حرم دا ہو
 گیا حجاب تھیو سے حاجی باہو جداں بخشینوس راہ کرم دا ہو

۲۴

ب بغداد شہر دی کیا نشانی اچیاں لمیاں چیراں ہو
 کن کن میرا پرزے پرزے جیوں درزی دیاں لیراں ہو
 اینہاں لیراں دی گل کفنی پاکے لساں سنگ فقیراں ہو
 بغداد شہر دے ٹکڑے منگساں باہو کرساں میراں میراں ہو

۲۵

ب۔ بغداد شریف و نج کراہاں سووانے کتو سے ہو
 رتی عقل دی کراہاں بھار خماندا گھد سے ہو
 بھار بھیرا منزل چوکھیری اورکے نج بہتیو سے ہو
 ذات صفات صحی کتو سے باہوتاں جمال لدھو سے ہو

۲۶

ب۔ باہجھ حضور می نہیں منظوری توڑے پڑھن بانگ صلاتاں ہو
 روزے نقل نماز گزارن توڑے جاگن ساریاں اتاں ہو
 باجھوں قلب حضور نہ ہوڑے توڑے کدھن سے زکاتاں ہو
 باہو باجھ فنار ب حاصل ناہیں ناں تاثیر جماتاں ہو

۲۷

ب۔ بے ادباں ناں سارا دپ دی گئے ادباں توں وانجے ہو
 جیڑھے تھال مٹی دے بھانڈے کدی نہ ہوندے کابجے ہو
 جیڑھے مڈھ قدیم دے کھڑے ہون کدی نہ ہوندے رانجے ہو
 جیل دل حضور نہ منگیا باہو گئے دو میں جہاں میں دانجے ہو

۲۸

ب۔ بزرگی نون گھت وٹن لوڑھایتے ملتے رنج مکالا ہو
 لالا گہناں مڑھیا مذہب کی لگدا سالا ہو
 الا اللہ گھر میرے آیا جس آٹا اٹھایا پالا ہو
 اساں بھر پیالا خضروں پیتا با ہو آکھیانی والا ہو

۲۹

ب۔ بسم اللہ اسم اللہ دا ایہہ بھی گہناں بھارا ہو
 نال شفاعت سرورِ عالم چھٹسی عالم سارا ہو
 حدوں بے حد درود نبی نون جیندا ایڈ پسارا ہو
 میں قربان تنہانتوں با ہو جنہاں ملیا نبی سوہارا ہو

۳۰

ب۔ نہہ چلایا طرف زمیں دے عزتاں فرس نکایا ہو
 گھر نھیں ملیا دیس نکالا اساں لکھیا جھولی پایا ہو
 رہ نی دنیاں ناں کر جھیرا ساڈا اگے دل گھرایا ہو
 ایس پر دیسی ساڈا وطن دور اڑھا با ہو دم غم سوایا ہو

۳۱

بے تے پڑھ کے فاضل ہوئے ہک حرف نہ پڑھیا کسے ہو
 جس پڑھیا میں شوہ نہ لڈھا جاں پڑھیا کجھ تے ہو
 چوداں طبق کرن رشنائی انہیاں کجھ نہ دسے ہو
 باہجھ وصال اللہ دے با ہو سمجھ کہانیاں قصے ہو

۳۲

ب بوہتی میں اوگن ہاری لاج بیٹی گل اسدے ہو
 پڑھ پڑھ علم کر یہن تکہ شیطان جیے او تھے مسدے ہو
 لکھاں نوں بھو و زخ والا ہک نت بہشتوں اسدے ہو
 عاشقاں دے گل ہمیشاں با ہو اگے محبوباں دے کسے ہو

۳۳

پ پڑھ پڑھ علم ملوک رجھا دن کیا ہو یا اس پڑھیاں ہو
 ہرگز نکھن مول ناں آوے پھٹے دودھ دے کڑھیاں ہو
 آکھ چند وراہتھ کے آئیواں انگور کی چٹھیاں ہو
 ہک دل خستہ رکھیں راضی با ہو بہن عبادت رہیاں ہو

۳۴

پا پڑھ پڑھ عالم کرن تکبیر حافظ کرن دنیائی ہو
 گلیاں دے بیچ پھرن نمازے دن کتاباں چائی ہو
 تھے دیکھن چنگا چوکھا او تھے پڑھن کلام سوائی ہو
 دوہیں جہانیں سوئی مٹھے باہو جنہاں کھا دھی بیچ کمانی ہو

۳۵

پا پڑھ پڑھ علم مشائخ سداون کرن عبادت دہری ہو
 اندر جھگی بیٹی لیوے تن من خبرناں موری ہو
 مولا والی سدا سکھالی دل توں لاه تکوری ہو
 باہو رب تہناں نوں حال جنہاں جگناں کیتی چوری ہو

۳۶

پا پڑھ پڑھ علم ہزار کتاباں عالم ہوے بھارے ہو
 اک حرف عشق دا پڑھن نہ جان بھلے پھرن بچارے ہو
 اک نگاہ بے عاشق دیکھے لکھ ہزاراں تاسے ہو
 لکھ نگاہ بے عالم دیکھے کسے نہ کدھی چاہرے ہو
 عشق عقل و بیچ منزل بھاری سیاں کو بانڈے پاسے ہو
 جنہاں عشق خرید نہ کیتا باہو اوہ دوہیں جہانیں مارے ہو

۳۷

پ پڑھیا علم تے ودھی مغزوری عقل بھی گیا تلوہاں ہو
 بھلا راہ ہدایت والا نفع نہ کیستا دوہاں ہو
 سردیتاں بے ستر ہتھ آوے سودا ہار نہ توہاں ہو
 وڑی بزار محبت والے باہو کوئی رہیرے کے سوہاں ہو

۳۸

پ پاک پلٹ نہ ہوندے ہرگز توڑے ہندے جچ پلٹتی ہو
 وحدت دے دریا اچھلے ہک دل صحی نہ کیتی ہو
 ہک بتخانیں واصل ہوئے ہک پڑھ پڑھ رہن مسیتی ہو
 فاعمل سٹ فضیلت بیٹھے باہو عشق نماز جاں نیتی ہو

۳۹

پ پیر ملیاں جے پیرناں جاوے اس نوں پیر کی دھڑناں ہو
 مُرشد ملیاں ارشاد نہ من نوں اوہ مُرشد کی کرناں ہو
 جس ہادی کو لوں ہدایت ناہیں اوہ ہادی کی پھڑناں ہو
 جے سردیتاں حق حاصل ہووے باہو اس موتوں کی رُناں ہو

۲۰
 پاپا دامن ہو یا پرانا کچرک سیوے رزی ہو
 حال دا محرم کوئی نہ ملیا جو بیٹا سو غرضی ہو
 باجھ مرتی کسے نہ لکھی گجھی رمز اندر دی ہو
 او سے راہ ول جائے باہو جس تھیں خلقت ڈر دی ہو

۲۱
 پنچے محل پنجاں رچ جانن ڈیواکت دل دھریے ہو
 پنچے مہر پنچے پٹواری حاصل کت ول بھریے ہو
 پنچے امام تے پنچے قبلے سجدہ کت دل کرے ہو
 باہو بے صاحب سرنگے ہرگز دھل نہ کرے ہو

۲۲
 ت تارک دنیا تہیو سے جداں فقر ییو سے خاصا ہو
 راہ فقر و اتد لھیو سے جداں ہتھ پکڑیو سے کاسا ہو
 دریا وحدت و انوش کیتو سے اجاں بھی جی پیا سا ہو
 راہ فقرت ہنچو رووں باہو لوکاں بھانے ہاسا ہو

۴۳

ت۔ تکہ نبھ توکل والا ہو مردانہ ترسے ہو
 جس دُکھ میں سکھ حاصل ہوے اس دُکھ تھیں ڈرے ہو
 اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ایا جت سے دل دھریے ہو
 اوہ بے پرواہ درگاہ ہے باہو اوتھے وروح حال بھریے ہو

۴۴

ت۔ تن من یار میں شہر بنایا دل و بیج خالص محمد ہو
 اَنْ الْفُؤَادُ لِرَبِّهِمْ كَالْحَيْرِ كیتی میری ہوئی خوب تسلہ ہو
 سب کچھ مینوں پیاسنیوے جو بولے ماسو اللہ ہو
 درد منداں امہہ رمز بچھاتی باہو بے روال سر کھلہ ہو

۴۵

ت۔ توڑے تنگ پرانے ہو دن گجھے نہ رہند سے تازی ہو
 مار نقارہ دل و بیج وڑیا کھید گیا اک بازی ہو
 مار دلاں نوں جوں دتوئیں جدوں تکے نمن نیازی ہو
 انہاں نال کیہ ہو یا باہو جنہاں یار نہ رکھیا راضی ہو

۴۶

ت تسبیح داتوں کبھی ہو یوں مار میں دم ویہاں ہو
 من وا منکا اک نہ پھیر میں گل پائیں بیخ دیہاں ہو
 دین لگیاں گل گھوٹو آوے لین لگیاں جھٹ شہاں ہو
 پتھر چیت جنہاں دے باہو او تھے زایا و سٹاں مینہاں ہو

۴۷

ت تدوں فقیر شتابی بند اجد جان عشق و چ ہارے ہو
 عاشق شیشائے نفس مر بی جان جانانوں وارے ہو
 خود نفسی چھڈ، سستی چھڑے لاه ٹہروں سب بھاکے ہو
 باہو باہو باہو نہیں حاصل تھیند اٹوڑے سے سناگ اتارے ہو

۴۸

ت توں تاں جاگ ناں جاگ فقیر انت نوں لوڑ جکایا ہو
 اکھیں میٹیاں ناں دل جاگے جاگے جاں مطلب پایا ہو
 ایہہ نکتہ جداں کیتا پختہ تاں ظاہر آکھ سٹایا ہو
 میں تاں بھلی دیندی ساں باہو مینوں مرشد راہ دکھایا ہو

۴۹

ت تَسْبِي بِحَيْرِي تَدَل نَبِيں بِحَيْرِيَا كِي لِيْنَاں تَسْبِي بِحَيْرِي كِي بُو
 عِلْم پُرْهِيَا تَدَل نَبِي سَكْهِيَا كِي لِيْنَاں عِلْم نُون پُرْه كِي بُو
 چَلِي كُٹِي تَدَل كُجْه نَكْهِيَا كِي لِيْنَاں چَلِيَاں وُڑ كِي بُو
 جَاك بِنَاں دُوْه جَمْد نَايِيں بَا بُو جَا نَوِيں لَان بُونُون كُڑ كِي بُو

۵۰

ث ثَابِت صِدْق تَدَل قَدَم اَكِي رِي تَايِيں رِب لَهِيُو كِي بُو
 لُون لُون دِي وَج ذِكْر اللّٰه دَا بِرْدَم بِبِيَا پُرْهِيُو كِي بُو
 ظَاہِر بَا طِن عِيْن عِيَانِي بُو بُو بِبِيَا سِنِيُو كِي بُو
 نَام فِقِيْر تَنَهَا دَا بَا بُو قَبْر جَهَانْدِي جِيُو كِي بُو

۵۱

ث ثَابِت عَشِق تَنَهَاں نِيں لَدِهَا جَنَهَاں تَرِي چُوْر جَا كِي بُو
 نَاں اُوْه صَوْفِي نَاں اُوْه صَاغِي نَاں سَجْدِه كَرِي سِيْتِي بُو
 خَالِص نِيَل پَرَانِي تَدَل نَبِيں چَرْه دَارَنَك مُجْسِيْتِي بُو
 قَاضِي اَنْ شَرَع وِل بَا بُو كَدِيں عَشِق نَاز نِيْتِي بُو

۵۲

ج۔ جو دل منگے ہوئے نائیں ہوون ریہا پر میرے ہو
 دوست نہ دیوئے دل وادار و عشق نہ واگاں پھیرے ہو
 اس میدانِ محبت دے وچ ملن تا تکھرے ہو
 میں قربان تنہاں توں باہو جنہاں رکھیا قدم اگیرے ہو

۵۳

ج۔ جے توں چہا میں وحدت ربدی تاں مل مرشدیاں تلیان ہو
 مرشد لطفوں کرے نظارہ گل تھیوں سبھ کلیاں ہو
 انہاں گلاں وچوں ہک لالہ ہو سی گل نازک گل پھلیاں ہو
 روئیں جہلیں مٹھے باہو جنہاں سنگ کیتا دوڑیاں ہو

۵۴

ج۔ جس الف مطالیہ کیتاب دا باب نہ پڑھدا ہو
 چھوڑ صفاتی لدحسن ذاتی اوہ عامی دورچا کردا ہو
 نفس امارہ کتر اجانے ناز نیاز نہ دھروا ہو
 کیا بیرواہ تنہانوں باہو جنہاں گھاڑو لدھا گھروا ہو

۵۵

ج جیس دل عشق خرید نہ کیتا سو دل بخت نہ بختی ہو
 استاد ازل سے سبق پڑھایا ہتھ دس دل بختی ہو
 برس آیاں دم ناں ماریں جا سر آوے سختی ہو
 پڑھ تو حیدتاں تھیویں واصل با ہو سبق پڑھیو وقتی ہو

۵۶

ج جیس دل عشق خرید نہ کیتا سو دل درد نہ بھٹی ہو
 اس دل تھیں سنگ پتھر جنگے جو دل غفلت اٹی ہو
 جیس دل عشق حضور نہ منگیا سو درگا ہوں سٹی ہو
 بلیا دوست نہ انہاں با ہو جنہاں چور نہ کیتی تری ہو

۵۷

ج جیس دل عشق خرید نہ کیتا سوئی خسرے مردمانے ہو
 خنے خسرے ہر کوئی آکھے مردا آکھے مردانے ہو
 گلیاں دیوچ پھرن ازیلے جیوں جنگل ڈھو دیوانے ہو
 مرداں تے مردان دی کل تداں پوسی با ہو حیدل عاشق بہسن گانے ہو

۵۸

ج۔ جیس دینہہ دامیں درتینڈے تے بجدہ صحیحی کیتا ہو
 اک دینہہ واسر فدا اتھامیں میں بیادور بار نہ لیتا ہو
 سر دیوان ستر آکھن ناہیں، اسان شوق بیالاپیتا ہو
 میں قربان تنہاتوں بابو جنہاں عشق سلامت کیتا ہو

۵۹

ج۔ جو پاک بن پاک ماہی دے سو پاکی جان پلیتی ہو
 ہک بتخانیں جاوا اصل بوئے ہک خالی رہے مستی ہو
 عشق دی بازی انہاں لٹی جنہاں سر دینیاں ڈھلناں کیتی ہو
 ہرگز دوست نہ ملدا بابو جنہاں ترفی چوڑ نہ کیتی ہو

۶۰

ج۔ جو دم غافل سو دم کافر اسان نوں مرشد ایہہ پڑھایا ہو
 سٹیا سخن گیاں کنل کھیں اسان چیت موالا اول لیا ہو
 کیتی جان حوالے رب دے سا ایسا عشق کسایا ہو
 مرن توں اگے مر گئے بابو تمان مطلب نوں پایا ہو

۶۱

ج۔ جتنے رتی عشق و کاوے اور تھے منہاں ایماں و یوں سے ہو
کتب کتاباں ورد و نطفے اور ترچا پیوں سے ہو
با جھوں مرشد کچھ نہ حاصل توئے راتیں جاگ پر یوں سے ہو
مریئے مرن تھیں اگے باہو تہاں رب حاصل تھیوں سے ہو

۶۲

ج۔ جنگل دے وچ شیر مرلیا باز پوے وچ گھر دے ہو
عشق جیہا صرف ناں کوئی کچھ ناں چھوئے وچ زر دے ہو
عاشقاں نیند بھکھ ناں کافی عاشق مول نہ مرے ہو
عاشق جیندے ڈاں ڈٹھو سے باہو جدال صابا اگے سر دھردا ہو

۶۳

ج۔ جہناں عشق حقیقی پایا موہوں نہ کچھ الاون ہو
ذکر فکر وچ رہن ہمیشاں دم نوں قید لگاؤن ہو
نفسی، قلبی، روحی، سری خفی اخفی ذکر کمان ہو
میں قربان تہا توں باہو جیہرے اس نگاہ جو اون ہو

۶۴

ج۔ جیونڈے کے جانن سار مویاں دی سوئے جو مروا ہو
 قبراں دے بیچ ان ناں پانی اتھے خرچ لوڑنید اکھروا ہو
 اک وچھوڑا مایو بھائییاں دو جا عذاب قبردا ہو
 واہ نصیب انہاندا باہو جہرا وچ حیاتی مروا ہو

۶۵

ج۔ جیونڈیاں مر رہناں ہووے تاں دیس فقیراں بہتے ہو
 جے کوئی سٹے گوڈر کور اوانگ ارور می سہتے ہو
 جے کوئی کڈھے گا بلاں مہنے اس نول جی جی کہتے ہو
 گلا الہماں بھنڈی خواری یارے پاروں سہتے ہو
 قادرے ستھ ڈور ساڈی باہو جیوں رکھے تیوں رہتے ہو

۶۶

ج۔ جے رب نایتیاں دھوتیاں ملدا تاں ملدا ڈوواں چھیاں ہو
 جے رب لمیاں والاں ملدا تاں ملدا بھیدال سیاں ہو
 جے رب راتیں جاگیاں ملدا تاں ملدا کال کڑھیاں ہو
 جے رب جتیاں ستیاں ملدا تاں ملدا ڈانداں خصیاں ہو
 انہاں گلاں ب حاصل نایں باہو رب ملدا اولیاں چھیاں ہو

۶۷

ج جنہاں شوہ الف تھیں پایا پھول قرآن ناں پڑھدے ہو
 اوہ مارن دم محبت والا دور ہو یونیس پردے ہو
 دوزخ بہشت غلام تہنا ندے چاکیتونے برے ہو
 میں قربان تہناں دے باہو جہڑے حدت یونج وڑے ہو

۶۸

ج جے کر دین علم و بیج ہوندا تاں سر نیزے کیوں چڑھدے ہو
 اٹھاراں ہزار جو عالم آہا اوہ اگے حسین دے مرے ہو
 جے کچھ ملاحظہ مٹوڑا کر دے تاں خیمے تمہو کیوں ٹرے ہو
 جیکر مندے بیعت رسولی تاں پائی کیوں بند کرے ہو
 پر صادق دین تہناں دے باہو جو سر قربانی کرے ہو

۶۹

ج جدو امرشد کا ساد تر اتدی بے پروا ہی ہو
 کی ہو یا جے راہیں جاگیوں جے مرشد جاگ ناں لانی ہو
 راہیں جاگیں تے کریں عبادت دینہ نہندی کریں پرائی ہو
 کوڑا تخت دنیا دا باہوتے فقر سچی بادشاہی سے ہو

۷۰

ج۔ جاں تائیں خودی کریں خود نفسوں تاں تائیں ریش پانویں ہو
 شرط فناوں جائیں نائیں تے نام فقیر رکھاوسں ہو
 موئے باہجھ نہ سوہندی الفی اینویں گل وچ پانویں ہو
 نام فقیر تہ سوہندا باہو جد جیوندیاں مر جاویں ہو

۷۱

ج۔ جہل بلیندیاں جنگل بھوندیاں میری بکاگل نہ پکی ہو
 چلے چلتے مکے حج گزاریاں میری دل دی ڈور نہ ڈکی ہو
 تر یھے روزے پنج نمازاں ایہ بھی پڑھ پڑھ تھکی ہو
 سچھے مراد اں حاصل ہو یاں باہو جاں کامل نظر بہر دی تکی ہو

۷۲

ج۔ جاں جاں ذات نہ تھیوے باہوتتاں کم سد یوے ہو
 ذاتی مال صفاتی نائیں تاں تاں حق لبھیوے ہو
 اندر بھی ہو باہر بھی ہو باہو کتھے لبھیوے ہو
 جیندے اندر حسب دنیا باہو اوہ مول فقیر تھیوے ہو

۷۳

ج۔ جس دل اسم اللہ دا چمکے عشق بھی کر دابے ہو
 بھارستوری دے چھیدے ناپیں بھانویں دے کھتے سینے پلے ہو
 انگلیں پچھے دیہنہ ناپیں چھیدے دریا نہیں بندے ٹھلے ہو
 ایس اوئے بیج اوہ اسان بیج باہو یاراں یار سولے ہو

۷۴

ج۔ چٹھہ چناں تے کرر شنائی ذکر کر بندے تارے ہو
 گلیاں دے بیج پھرن نماں تے لعلاندے دے بجائے ہو
 شالا مسافر کوئی نہ تھیوے ککھ جنہاں توں بھاکے ہو
 تاڑی ماراڈاؤناں باہو اسان آپے اڈن ہاکے ہو

۷۵

ج۔ چٹھہ چناں تے کرر شنائی تارے ذکر کر بندے تیرا ہو
 تیرے جہے جن کئی سے چٹھہ کسانوں سبناں باجھ ہنیرا ہو
 جتھے جن اسادا چٹھہ اتھے قدر نہیں کجھ تیرا ہو
 جس دے کارن اسان جنم گویا باہو یار ملے اک پھیرا ہو

۷۶

ح حافظ پڑھ پڑھ کرن تکبیر ملاں کرن وڈیائی ہو
 ساوٹن مانہہ دے بدلاں وانگوں پھرن کتاباں چائی ہو
 جتھے دیکھن چنگا جو کھا اُتھے پڑھن کلام سوانی ہو
 دوہیں جہانیں مُٹھے باہو جنہاں کھا دھی تیج کمائی ہو

۷۷

خ۔ خاک کیہ جانن سار فقر دی جہڑے محرم ناہیں دل دے ہو
 آب مٹی تھیں پیدا ہوئے خامی بھانڈے گل دے ہو
 لعل جو اہراں دا قدر کی جانن جو سودا گر بل دے ہو
 ایمان سلا مت سوئی وین باہو جہڑے بھج فقیراں ملدے ہو

۷۸

د۔ دل ریا سمندوں ڈو گھے کون دلاں دیاں جلانے ہو
 وچے بیڑے وچے جھیرے وچے ونجھ مو بانے ہو
 جو داں طبق دل دے اندر جتھے عشق تیبو ونج تانے ہو
 جو دل دا محرم ہوئے باہو سوئی رب پچھانے ہو

۷۹

د۔ دل دریا سمندروں ڈونگھا غوطہ مار غواہی ہو
 جیسے دریا وچ نوش نہ کیتا رہسی جان پیاسی ہو
 بردم نال اللہ دے رکن ذکر فکر دے آسی ہو
 اس مرشد تھیں زن بہتر با ہو جو پھند فریب لباسی ہو

۸۰

د۔ دل دریا خواجہ دیاں ہراں گھمن گیر ہزاراں ہو
 رہن دلیلاں وچ فکر دے بیحد بے شماراں ہو
 ہک پردسی دو جانوں لگ گیا تریا بے سمجھی دیاں ہوں
 ہن کھیندن سمجھ بھلیا با ہو حد عشق چنگھایاں دھاراں ہو

۸۱

د۔ دلے وچ دل جو آکھیں سو دل دور دلیلوں ہو
 دل دا دورا گواہاں کیجے کثرت کنوں قلیلوں ہو
 قلب کمال جمالوں جسموں جو ہر جاہ جلیلوں ہو
 قبلہ قلب منور ہویا با ہو خلوت خاص خلیلوں ہو

۸۲

د۔ دل کالے کولوں منہ کالا چنگا ہے کوئی اس نون جانے ہو
 منہ کالا دل اچھا ہوئے تاں دل یارہ کچھانے ہو
 ایہہ دل یارو دے پچھے ہوئے متاں یاروی کدی کچھانے ہو
 سسے عالم چھوڑستیاں نٹھے باہو جدنگے نیں دل ٹکانے ہو

۸۳

د۔ دل تے دفتر وحدت والا دائم کر میں مطالبہ ہو
 ساری عمراں پڑھدیاں گزری جہلاں دے بیج جالیا ہو
 اکواسم اللہ دارکھیں اپنا سبق مطالبہ ہو
 دوہیں جہان غلام تنہا ندے باہو جیوں اللہ سمبھالیا ہو

۸۴

د۔ درد اندر دا اندر ساڑے باہر کراں تاگھائل ہو
 حال اسدا کیویں اوہ جان جو دنیا تے مائل ہو
 بکر سمندر غشقی والا بر دم رہندا حائل ہو
 پیہنخ حضور آسان نہ باہو اسان نا آتیرے دے سائل ہو

۸۵

د- درد منداں دے مے صوئیں دھکھدے دے ردا کوئی ناں سیکے ہو
 انہاں دھواں دے تا تکھیرے محرم ہوتے تاں سیکے ہو
 چھک شمشیر کھڑا ہے ہر تے ترس پوک تاں تھکے ہو
 ساہوڑے کرئیے اپنے ورنجناں باہو سداں ناں ہناں پیکے ہو

۸۶

د- درد منداں دا خون جو پیندا کوئی برہوں باز مرلیا ہو
 چھاتی دے وچ کتیس ڈیرا جیویں شیر بیٹھا بیلا ہو
 ہاتھی مست سدوری وانگوں کردا پیلا بیلا ہو
 اس پیلا دواں ناں کھیجے باہو پیلے باجھناں ہوندا میلا ہو

۸۷

د- دین تے دیناں سکیاں بھینٹاں تینوں عقل نہیں سمجھیندا ہو
 دونویں اس نکاح وچ آون تینوں شرع نہیں فریندا ہو
 جوئی اگ تے پانی تھال اگے وچ واسا نہیں کریندا ہو
 دوہیں جہانیں مٹھا باہو جہڑا دعویٰ کور کریندا ہو

۸۸

د- دنیا گھر منافق دے یا گھر کافر دے سونہدی ہو
 نقش نگار کرے بہتیرے زن خوباں سمجھو نہدی ہو
 بجلی وانگوں کرے لشکارے سرے اتوں جھوندی ہو
 حضرت عیسیٰ دی سلجھ انگوں باہوراہ دیندیاں نوں کو نہدی ہو

۸۹

د- دنیا ڈھونڈن والے کتے در در پھرن حیرانی ہو
 ہڈی اُتے ہوڑ تنہاں دی لڑیاں عمر وہانی ہو
 عقل دے کوتاہ سمجھ نہ جانن بیون لوڑن پانی ہو
 باجھوں ذکر بے دے باہو کوڑی رام کہسانی ہو

۹۰

د- دودھ تے دی ہر کوئی رڑ کے عاشق بھار کیندے ہو
 تن چپوڑا من مندھانی، آہیں نال ہلیندے ہو
 دکھاں دانیر اکڈھے لسکائے غماں دا پانی پیندے ہو
 ناا فقیر تنہاں دا باہو جہڑے ہڈاں توں مکھن کدھیندے ہو

۹۱

-د- درو منداں دیاں آئیں کولوں پہاڑ تھڑے چھڑے ہو
 درو منداں دیاں آئیں کولوں بھجج نائنگ زمین وچ وڑے ہو
 درو منداں دیاں آئیں کولوں آسمانوں تارے چھڑے ہو
 درو منداں دیاں آئیں کولوں باہو غاشق مول وڑے ہو

۹۲

-د- دلیراں چھوڑو جو دوں ہمشیار فقیرا ہو
 بنھ تو کھل پنچھی اڑے پلے خرچ نہ زیر ہو
 روز روزی اڈکھان ہمیشہ نہیں کدے نال ذخیرا ہو
 مولا خرچ پوہنچا وے باہو جو پتھر وچ کیرا ہو

۹۳

-د- دل بازار اتے مُنہ دروازہ سینہ تھہرڈ سیندا ہو
 رُوح سوداگر نفس بے راہزن جہڑا حق دارا مریدا ہو
 جال توڑی ایہہ نفس نہ ماریں تاں ایہہ وقت کھڑیدا ہو
 کروا بے زایا ویلا باہو جان نوں تاک مریدا ہو

۹۴

ذ- ذاتی نال ناں ذاتی رلیا سو کم ذات سڈیوے ہو
 نفس کتے نوں نبھ کرا باں فہما فہم کچھوے ہو
 ذات صفاتوں مہٹاں آوے جہاں ذاتی شوق پیوے ہو
 نام فقیر تہاں دا باہو قبہ جہاں دی جیوے ہو

۹۵

ذ- ذکر سب اے اریرے جاں جان قدرتاں فانی ہو
 فدا فانی تہاں نوں حاصل جہڑے وکن لامکانی ہو
 فدا فانی او تہاں نوں ہو یا جہناں چکھی عشق دی کافی ہو
 باہو ہو وا ذکر سٹریندا ہر دم یارناں ملیا جانی ہو

۹۶

ذ- ذکر کنوں کر فکر ہمیشاں ایہہ لفظ تکھا تلواروں ہو
 کدھن آہیں تے جان جلاون فکر کرن اسراروں ہو
 ذاکر سوئی جہڑے فکر کماون ہک پلک ناں فارسیاں ہو
 فکر وا پھیا کوئی نہ جیوے پٹھہ ٹڈھ جاپاروں ہو
 حق وا کلمہ آکھیں باہو رب کھنے فکر دی ماروں ہو

۹۷

راہ فقر واپرے پریرے اورک کوئی نہ دے ہو
 ناں اکتھے پڑھن پڑھا دن کوئی ناں اکتھے مسلے قصے ہو
 ایہا دنیا بت پرستی مت کوئی اس تے وے ہو
 موت فقیر کی جیں سراوے باہو معلم تھیوے تے ہو

۹۸

د راتیں رتی نیندر نہ آوے وہاں بے حیرانی ہو
 عارف دی گل عارف جانے کیا جانے نفسانی ہو
 کر عبادت پچھوتا سیں تیری زایا گئی جوانی ہو
 حق حضور انہاں لوں حال باہو جہاں ملیا شاہ جیلانی ہو

۹۹

د راتیں نین رت ہنجوں روون تے یہاں غمزہ غم واپو
 پڑھ تو حید وڑیا تن اندر سکھ آرام ناں سمدابو
 سر سونی تے چانگیو نے ایہورا زبیرم دا ہو
 سدھا ہو کو بیویے باہو قطرہ بے ناں غم دا ہو

۱۰۰

۲۔ رات اندھیری کافی تے رُج عشق چیراں جلاندا ہو
 بے بند کی سب توں ل پیا نوے توڑیں نہیں آواز شاد ہو
 او جھڑ بھل تے تار ویدے اتھے دم خوف شہاندا ہو
 تھل جل جنگل گئے جھکیندے بابو کامل نینہہ جہاندا ہو

۱۰۱

۲۔ رحمت اس گھر رُج دے جتھے بلدے دیوے ہو
 عشق ہوئی چڑھ گیا فلک تے کتھے جہاز گھتیوے ہو
 عقل فکر دی بیڑی نوں چا پہلے پور بوڑیوے ہو
 ہر جا جانی دے سے بابو جتول نظر بکھیوے ہو

۱۰۲

۲۔ روزے نقل نمازاں تقوے سبھو کم حیرانی ہو
 انہیں گمبیس رب حاصل ناہیں خود خوانی خود دانی ہو
 ہمیشہ قدیم بلیندا یلیو سو یار، یار نہ جانی ہو
 ورد و طیفے تھیں چھٹ رہسی بابو جد ہور ہسی فانی ہو

۱۰۳

ن۔ زبانی کلمہ ہر کوئی پڑھدا دل دا پڑھدا کوئی ہو
 جتھے کلمہ دل دا پڑھیے اتھے ملے زبان ناں ڈھوئی ہو
 دل دا کلمہ عاشق پڑھدے کی جانن یار گلہوئی ہو
 ایہہ کلمہ سانوں پیر پڑھایا باہوئیں سد سوہاگن ہوئی ہو

۱۰۴

ن۔ زاہد زہد کریندے تھکے روزے نفل نمازاں ہو
 عاشق غرق ہوئے درج وحدت اللہ نال محبت زالاں ہو
 مکھی قید شہد درج ہوئی کیا اڑسی نال شہبازاں ہو
 جنہاں مجلس نال نبی دے باہو سوئی صاحب نانہواں ہو

۱۰۵

س۔ سبق صفاتی سوئی پڑھدے جو دت سینے ذاتی ہو
 علموں علم انہاں نوں ہو یا جیڑھے اصلی تے اثباتی ہو
 نال محبت نفس کٹھونے کڈھ قضاوی کافی ہو
 بہرہ خاص انہاں نوں باہو جنہاں لدھا آب حیاتی ہو

۱۰۶

س سوز کنوں تن سڑیا سارا میں تے ڈکھاں ڈیکھے لائے ہو
 کوئل وانگ کو کیندی ویاں ناں وچن دن اٹھائے ہو
 بول پیپاٹ ساون آئی متاں مولائینہ ورسائے ہو
 ثابت صدق تے قدم اگوہاں باہوب سکدیاں دست ملائے ہو

۱۰۷

س سے روزے سے نفل نمازاں سے سجدے کر کر تھکے ہو
 سے واری مکے حج گزارن دل دی دور نہ مکے ہو
 چلے چلے جنگل بھونا اس گل تھیں ناں پکے ہو
 سمجھے مطلب حاصل ہوندے باہوب پیر نظر اک تنکے ہو

۱۰۸

س سُن فریاد پیراں دیا پیرا میری عرض سنیں کن دھر کے ہو
 پیرا اڑیا میرا وچ کپرا ندے جتھے مجھ نہ بہندے ڈر کے ہو
 شاہ جیلانی محبوب سبحانی میری خبر لیو جھٹ کر کے ہو
 پیر جنہاندے میراں باہو او، ہی کدھی لگدے تر کے ہو

۱۰۹

س۔ سُن فریاد پیراں دیا پیراں میں آکھ سناواں کینوں ہُو
 تیرے جیہا مینوں ہور نہ کوئی میں جیہیاں لکھ تینوں ہُو
 پھول نہ کاغذ بیدیاں والے درتوں دھکت مینوں ہُو
 میں رُج ایڈگناہ نہ ہوندے باہوتوں بخشیندوں کینوں ہُو

۱۱۰

س۔ سو ہزار تنہاں توں صدقے جہڑے منہ نہ بولن پھکا ہُو
 لکھ ہزار تنہاں توں صدقے جہڑے گل کر نیدے ہکا ہُو
 لکھ کروڑ تنہاں توں صدقے جہڑے نفس کھیندے جھکا ہُو
 نیل پدم تنہاں توں صدقے باہو جہڑے ہون ہون سڈا سکا ہُو

۱۱۱

س۔ سینے رُج مقام ہے کیند اسانوں مرشد گل سمجھاتی ہُو
 ایہو ساہ جو آوے جاوے ہور نہیں شے کافی ہُو
 اس نوں اسم الاغظم آکھن ایہو ستر الہی ہُو
 ایہو موت حیاتی باہو ایہو بھیت الہی ہُو

۱۱۲

ش شور شہرتے رحمت و تسے جتھے باہو جالے ہو
 باغباناں دے بوٹے وانگوں طالب نت سمبالے ہو
 نال نظائے رحمت والے کھڑا حضوروں پالے ہو
 نام فقیر نہاندا باہو جہڑا گھر وچ یار وکھالے ہو

۱۱۳

ش شریعت دے دروازے اپنے راہ فقر و اموری ہو
 عالم فاضل لنگھن نہ دیندے جو لنگھدا سو چوری ہو
 پٹ پٹ اٹاں وٹے مارن درد منداں دے کھوی ہو
 راز ماہی و عاشق جان باہو کی جان لوک اتھوری ہو

۱۱۴

ص صفت شنائیں مول نہ پڑھدے جو جاہتے وچ ذاتی ہو
 علم و عمل انہاں وچ ہو دے جہڑے اصلی تے ایشاتی ہو
 نال محبت نفس کٹھو نہیں، گھن رنسا دی کاتی ہو
 چوداں طبق دے دے اندر باہو پیا اندر دی جھاتی ہو

۱۱۵

ص۔ صورت نفس امارہ دی کوئی کنت اگلر کالا ہو
 کوکے نوکے لہوی بیوی سے منگے چرب نوالا ہو
 کھتے پاسوں اندر بیٹھا دل دے نال سنبھالا ہو
 ایہ بد بخت ہے وڈا ظالم باہو کرسی اللہ مالا ہو

۱۱۶

ض ضروری نفس کتے نون قیہما قسیم کچیوے ہو
 نال محبت ذکر اللہ دم دم پیسا پڑھیوے ہو
 ذکر کنوں رب حاصل تھیندا ذاتوں ذات سیدیوے ہو
 دوہیں جہان غلام تہنا ندے باہو جہاں ذات لہیوے ہو

۱۱۷

ط طالب غوث الاعظم والے شمالا کدے نہ ہون ماندے ہو
 جیندے اندر عشق دی رتی سدا رہن کر لاندے ہو
 جینوں شوق ملن دا ہوئے لے خوشیاں نیت آندے ہو
 دوہیں جہان نصیب تہنا ندے باہو جہرے ذاتی ام کماندے ہو

۱۱۸

ط طالب بن کے طالب ہو ویں او سے نوں پیاگانویں ہو
 سچا لڑ بادی دا پھڑ کے او ہو توں ہو جانویں ہو
 کلمے دا توں ذکر کما ویں کلمیں نال نہا نوں ہو
 اللہ تینوں پاک کر لیسے با ہو جے ذاتی اسم کما نوں ہو

۱۱۹

ظ ظاہر و یکھاں جانی تائیں نالے دے اندر سینے ہو
 برہوں مار کی میں نرت پھراں مینوں ہس لوک نا بینے ہو
 میں دل و چوں ہے شوہ پایا لوک جا دن مکے ملینے ہو
 کہے فقیر میراں دا با ہو سب دلاندے رچ خزینے ہو

۱۲۰

ع علموں با جھوں فقر کماوے کافر مرے دلوانہ ہو
 سے وہیاندی کرے عبادت ہے اللہ کنوں بیگانہ ہو
 غفلت کنوں نہ کھلیس پر دے دل جاہل بت خانہ ہو
 میں قربان تنہاں توں با ہو جنہاں ملیا یار یگانہ ہو

۱۲۱

ع- عقل فکر دی جانہ کائی جتھے وحدت سر سبحانی ہو
 ناں او تھے ملاں پنڈت جوشی ناں او تھے علم قرآنی ہو
 جدا جدا کھالی ڈتاتاں کل ہو وے فانی ہو
 علم تمام کیتوںے حاصل باہو کتاباں ٹھپ آسمانی ہو

۱۲۲

ع- عشق مؤذن دتیاں بانگا کنیں بلبل پیوسے ہو
 خون جگر وا کڈھ کراہاں وضو صاف کیتوسے ہو
 سن تکبیر فنا فی اللہ والی مرن محال تھیوسے ہو
 پڑ تکبیر تھیوسے واصل باہو تڈاں شکر کیتوسے ہو

۱۲۳

ع- عاشق پڑھن نماز پریم دی جیں وچ حرف نہ کوئی ہو
 جیہاں کیہاں نیت نہ سکے او تھے درد منداں دل فھوئی ہو
 اکھیں نیرتے خون جگر وا او تھے وضو پاک کر یوئی ہو
 جیہہ نہ بلتے تے ہو ٹھنہ پھرن کن باہو خاص نمازی سوئی ہو

۱۲۴

ع۔ عاشق ہو نویں تے عشق کما نویں دل رکھیں وانگت بہاراں ہو
 لکھ لکھ بدیاں تے ہزار الہامے کر جانیں باغ بہاراں ہو
 منصور جیسے چٹک لی دتے جھڑے واقف کل اسراراں ہو
 سجدیوں سر نہ چائیے باہو تو پیش کافر کہن ہزاراں ہو

۱۲۵

ع۔ عاشق راز ماہی دے کو لوں کدی نہ ہو دن واندے ہو
 نیندر حرام تنہاں تے ہوئی جھڑے اسم ذات کماندے ہو
 ہک پل مول آرام نہ کرے دینہ رات و تن کر لاندے ہو
 جنہاں الف صحی کر پڑھیا باہو واہ نصیب تنہاندے ہو

۱۲۶

ع۔ عاشق عشق ماہی دے کو کوں نرت بھرن ہمیشاں کھیوے ہو
 جنہاں جنیدیاں جاں ماہی نوں ڈتی اوہ وہیں جہانیں جیوے ہو
 شمع چراغ جنہاں دل روشن اوہ کیوں بالن ڈیوے ہو
 عقل فکر دی پہنچ نہ کائی باہو اتھے فانی ہم کھیوے ہو

۱۲۷

۴۔ عاشق دی دل موم برابر عشوقاں دل کاہلی ہو
 طاماں دیکھے تر تر تنگے جیو بازاں دی چالی ہو
 باز بے چہارا کیونکر اڈے پیریں پیوس دوالی ہو
 جیں دل عشق خرید نہ کیتا باہو دوہاں جہانوں خالی ہو

۱۲۸

۴۔ عاشقاں بکو وضو جو کیتا روز قیامت تائیں ہو
 وچ نماز رکوع سجودے ہندے سنج صبا میں ہو
 ایٹھے اوٹھے دوہیں جہانیں سمجھ فقر دیاں جائیں ہو
 عرش کولوں سے منزل اگے باہو پیاکم نہائیں ہو

۱۲۹

۴۔ عشق دی بازی ہر جا کھینڈی شاہ گدا سلطاناں ہو
 عالم فاضل عاقل دانا کروا چا حیراناں ہو
 تنبو کھوڑ لٹھا وچ دل دے چا جوڑ لیس خلوت خانان ہو
 عشق امیر فقیر منیندے باہو کیا جانے لوک بیگاناں ہو

۱۳۰

ع۔ عشق دریا محبت دے و بیج تھی مردانہ ترسے ہو
 جتھے لہر غضب دیاں ٹھاٹھاں قدم اٹھائیں دھریسے ہو
 او جھڑ جھنگ بلائیں بیسے و کیو و کیو نہ ڈریسے ہو
 نام فقیر تہ تھیند ابا ہو جد و بیج طلب دے مرے ہو

۱۳۱

ع۔ عشق اسانوں سیساں جاتا لٹھا مل ہساری ہو
 ناسوٹے ناں سوٹن دیوے جیویں بال رہاری ہو
 پوہ ماہرہ منگے خر بونے میں کتھوں لیساں واڑی ہو
 عقل فکر دیاں بھل گیاں گلاں با ہو جد عشق و جانی تاری ہو

۱۳۲

ع۔ عشق چہاندے ہڈیں چیا اوہ رہندے چپ چپاتے ہو
 لوں لوں دے بیج لکھ زباناں اوہ پھرے گنگے باتے ہو
 اوہ کرے وضو اسم اعظم داتے دریا وحدت و بیج ناتے ہو
 تدوں قبول نمازاں با ہو جد یاراں یار بچھاتے ہو

۱۳۳

ع۔ عاشق سوئی حقیقی جہڑا قتل معشوق دے منے ہو
 عشق نہ چھوڑے مکھ نہ موڑے توڑے سے تلواراں کھنڈے ہو
 جتول دیکھے راز ماہی دے لگے او سے بنے ہو
 سچا عشق حسین علی دابا ہو سردیوے راز نہ بھنڈے ہو

۱۳۴

ع۔ عشق سمند چڑھ گیا فلک تے کتول جہاز کچھوے ہو
 عقل فکر دی ڈونڈی نوں چا پہلے پور بوڑیوے ہو
 کڑکن کپڑ پودن لہراں جدو جدت فرج وڑیوے ہو
 جس مرنے تھیں خلقت ڈری باہو عاشق مرے تان جیوے ہو

۱۳۵

ع۔ عشق دی بچاہ بڈاں داں بالوں عاشق بیچھ سیندے ہو
 گھت کے جان جگر وچ آرا دیکھ کباب تلیندے ہو
 سرگرداں پھرن بر ویلے خون جگر داپیندے ہو
 بوے نراراں عاشق باہو پر عشق نصیب کبندے ہو

۱۳۶

ع عشق ماہی دے لایاں اگیں انہاں لکیاں کون کجھاوے ہو
 میں کی جاناں ذات عشق دی کہئے جہراور رچا جھکاوے ہو
 ناں خود سووے ناں سووٹن دیوے ستھوں ستیاں آن جکاوے ہو
 میں قربان تنہاندے باہو جہراو چھڑے یار ملاوے ہو

۱۳۷

ع عشق دیاں اولڑیاں گلاں جہراشرع تھیں دور ہٹاوے ہو
 قاضی چھوڑ قضا میں جاوے جد عشق طما پنجا لائے ہو
 لوک ایانے متیں دیون عاشقاں مت ناں بھاوے ہو
 مرن محال تنہانوں باہو جہاں صاحب آپ بلاوے ہو

۱۳۸

ع عاشق شو بدے دل کھڑایا آپ بھی نالے کھڑیا ہو
 کھڑیا کھڑیا ولیا ناہیں سنگ محبوباں دے رلیا ہو
 عقل فکر دیاں سب بھل گیا جد عشق نال جا لیا ہو
 میں قربان تنہاں توں باہو جہاں عشق جوانی چڑھیا ہو

۱۳۹

۴۔ عشق اسانوں لسیاں جاتا کر کے آوے صہائی ہو
 جتوں دیکھاں مینوں عشق دسیوے خالی جگہ نہ کافی ہو
 مرشد کامل ایسا ملیا جس دل دی تاکی لا ہی ہو
 میں قربان اس مرشد باہو جس دسیا بھیت الہی ہو

۱۴۰

۴۔ عشق اسانوں لسیاں جاتا بیٹھا مار پتھلا ہو
 وچہ جگر دے سنہ چالائیس کتیس کم اولا ہو
 جاں اندر وڑ جھاتی پائی ڈٹھا یار اکلا ہو
 باجھوں ملیاں مرشد کامل باہو ہوندی نہیں تسلا ہو

۱۴۱

۴۔ عاشق نیک صلا میں لگدے تاں کیوں جاڑوے گھرنوں ہو
 بال مو اتا برہوں والا نہ لاندے جاں جگہ نوں ہو
 جان جہان سب بھل کیوں پئی لونی ہوش صبر نوں ہو
 میں قربان تنہاں توں باہو جہاں خون بخشا دلبر نوں ہو

۱۴۲

غ غوث قطب ہن اورے اوریرے عاشق جان اگیرے ہو
 جہڑی منزل عاشق پہنچن او تھ غوث نہ پاون پھیرے ہو
 عاشق وچ وصال دے ہندے جہاں لامکانی ڈیرے ہو
 میں قربان تہاں توں باہو جہاں ذاتوں ذات لہیرے ہو

۱۴۳

ف فخری ویلے وقت سویلے نت آن کرن مسزوری ہو
 کانوں ہلاں ہکسی گلاں تہر تھی رلی چنڈوری ہو
 مارن چنچاں تے کرن مشقت پٹ پٹ سٹن انگوری ہو
 ساری عمر پیندیاں گزری باہو کدی نہ پی آپوری ہو

۱۴۴

ق قلب بلیاتاں کیا کچھ ہو یا کیا ہو یا ذکر زبانی ہو
 قلبی، روحی، خفی، ستری ستھے راہ حیرانی ہو
 شرگ توں نزدیک جلیندا یار نہ ملیوس جانی ہو
 نام فقیر تہاندا باہو جہڑے وسدے لامکانی ہو

۱۴۵

ی۔ کل قبل کو یسر کبندے کارن دُر بحر دے ہو
 شش زمین تے شش فلک تے شش پانی دے تے ہو
 چھیاں حرفاں وچ سخن اٹھاراں دودو معنی دھر دے ہو
 مرشد ہادی صحیح کر سمجھایا باہو اس پہلے حرف سطر دے ہو

۱۴۶

ی۔ کلمے دی کل تدپیو سے جداں کل کلمے وچ کھولی ہو
 عاشق کلاماں او تھے پڑھدے جتھے نور بنی دی ہو لی ہو
 چوداں طبق کلمیں دے اندر کیا جانے خلقت مہولی ہو
 اسانوں کلاماں پیر پڑھایا باہو جنبد جان او ستے توں گھولی ہو

۱۴۷

ی۔ کلمیں دی کل تداں پیو سے جداں کلمیں دل نوں پھریا ہو
 بے درواں نوں خبر نہ کوئی درد منداں گل مڑھیا ہو
 کفر اسلام دی گل تداں پیو سے جداں بھن جگر وچ وڑیا ہو
 میں قربان تہناں توں باہو جنباں کلاماں صحیح کر پڑھیا ہو

۱۴۸

ک کلمیں دی کل تداں پیو سے جداں مرشد کلمان دیا ہو
 ساری عمروچ کفر دے جالی بن مرشد دے دیا ہو
 شاہ علی شیر بہادر وانگن و دھ کلمیں کفر نوں سیا ہو
 دل صفائی تاں ہو دے با ہو جاں کلمان لوں لوں لیا ہو

۱۴۹

ک کلمے لکھ کروڑاں تارے ولی کیتے سے راہیں ہو
 کلمے نال بچھائے دوزخ جتھے آگ بلے ازگاہیں ہو
 کلمے نال بہشتیں جانناں جتھے نعمت سنج صباہیں ہو
 کلمے جیہی کوئی نال نعمت با ہو اندر دوہیں سر ایں ہو

۱۵۰

ک کلمے نال میں نہاتی دھوتی کلمے نال ویا ہی ہو
 کلمے میرا پڑھیا جنازہ کلمے گور سہانی ہو
 کلمے نال بہشتیں جانناں کلمہ کرے صفائی ہو
 مرن محال نہاں نوں با ہو جہاں صابا اپ بلائی ہو

۱۵۱

ک کن فیکون جدوں فرمایا اساں بھی کولوں ہا سے ہو
 ہکے ذات صفات ربید کی آہی ہکے جگہ ہڈیا سے ہو
 ہکے لامکاں مکان اسدا ڈاہکے آن بتاں بیچ پھاسے ہو
 نفس پلپت بیتی کیتی باہو کوئی اصل پلپت تاں نا سے ہو

۱۵۲

ک کیا ہو یا بت او دھڑ ہو یا دل ہرگز دور نہ تھیوے ہو
 سے کوہاں میرا مرشد وسدا مینوں وچ حضور دیوے ہو
 جنیدے اندر عشق دی رتی اوہ بن شرابوں کھیوے ہو
 نام فقیر تہاں دا باہو قبر جہناں دی جیوے ہو

۱۵۳

ک کوک دلا متاں رب سٹے چاورد منداں ڈیاں آہیں ہو
 سینہ میرا در دیں بھریا اندر بھڑکن بجاہیں ہو
 تیلان باجھ نہ بلن مشالاں درواں باجھ نہ آہیں ہو
 آتش نال یاراناں لاکے باہو پھراوہ سٹرن کہناہیں ہو

۱۵۴

کامل مرشد ایسا ہوئے جہڑا دھوبی وانگوں چھٹے ہو
 نال نگاہ سے پاک کریندا وچ سچی صبُون نال گتے ہو
 میلیاں نوں کر دیندا چٹا وچ ذرہ میل نہ رکھے ہو
 ایسا مرشد ہوئے باہو جہڑا لوں لوں سے وچ سے ہو

۱۵۵

کے عبادت کچھو تائیں تینڈی عمریں چار دہاڑے ہو
 تھی سو داگر کر لے سو دا جاں جاں ہٹ نال تائے ہو
 مت جانی دل ذوق متے موت مریندی دھاکے ہو
 چوراں سا دھاں رل پور بھریا باہو ب سلامت چائے ہو

۱۶۵

گند ظلمات اندھیر غباراں راہ میں خوف خطرے ہو
 مکھ آب حیات منور چشمے اوتے سائے زلف عنبر دے ہو
 مکھ محبوب دا خانہ کعبہ جتھے عاشق سجدہ کر دے ہو
 دوزلفاں وچ نیں مصلے جتھے چاروں مذہب ملدے ہو
 مثل سکند ڈھونڈن عاشق اک پلک آرام نہ کر دے ہو
 خضر نصیب جہاندے باہو اوہ گھٹ او تھے جا بھڑے ہو

۱۵۷

گ گچھے سائے رب صاحب والے کچھ نہیں خبر اصل دی ہو
گندم دانہ بہتا چکیا، ٹن گل پیٹی ڈور ازل دی ہو
پھاہی دے وچ میں پیٹی تڑپاں بیل باغ مثل دی ہو
غیر تھیں سٹ کے باہور کھئے امید فضل دی ہو

۱۵۸

گ گودریاں وچ جال جنہا ندی اوہ راتیں جاگن ادھیال ہو
سک ماہی دی ٹکن نہ دیندی لوک انھے دیندے بدیاں ہو
اندر میرا حق تپایا اسال کھلیاں راتیں کڈھیال ہو
نن تھیں ماس جدا ہو یا باہو سوکھ جلاکے ہڈیاں ہو

۱۵۹

گ گیا ایمان عشقے دیوں پیاروں ہو کر کافر رہیے ہو
گھت زنا کفر و گل وچ بت خانے وچ نہیے ہو
جس خانے وچ جانی نظر نہ آوے او تھے سجدہ مول نہ دینتے ہو
جاں جاں جانی نظر نہ آوے باہو توڑے کماں مول کہیے ہو

۱۶۰

ن۔ لایحتاج جنہاں نوں ہو یا فقر تنہاں نوں سارا ہو
 نظر جنہاں دی کیمیا ہوئے اوہ کیوں مارن پارا ہو
 دوست جنہاں حاضر ہوئے دشمن لیٹن نہ وارا ہو
 میں قربان تنہاں توں باہو جنہاں ملیا بی سوہارا ہو

۱۶۱

ن۔ لکھن لکھیوٹی تے لکھناں جاتا کیوں کاغذ کیتو زایا ہو
 قلم نوں مارناں جائیں تے کاتب نام دھرایا ہو
 سمجھ صلاح تیری ہو سی کھوٹی جاں کاتب دے ہتھ آیا ہو
 صحیح صلاح تنہاں دی باہو جنہاں الف تے تمیم پکایا ہو

۱۶۲

ن۔ لہ ہو غیری دھندے ہک پل مول نہ رہندے ہو
 عشق نے پئے رکھ جڑھاں تھیں اک دم ہوں ہندے ہو
 جیرے پتھر وانگ پہاڑاں آہے اوہ لون وانگوں گل دہندے ہو
 عشق تو کھالاجے ہوندا باہو سمجھ عاشق ہی بن بہندے ہو

۱۶۳

۱۔ لوک قبر دا کر سن چارالحمد بناون ڈیرا ہو
 چٹکی بھر مٹی دی پاسن کرن ڈھیرا چیرا ہو
 دے درود گھراں نوں وخن کوکن شیرا شیرا ہو
 بے پرواہ درگاہ رب باہو نہیں فضلاں باجھنیرا ہو

۱۶۴

۱۔ لوہا ہوویں پیاکٹیویں تاں تلوار سڈیویں ہو
 کنگھی وانگوں پیاجیروویں تاں زلف محبوب بھریویں ہو
 مہندی وانگوں پیاکھوٹیویں تاں تلی محبوب کٹیویں ہو
 وانگ کپاہ پیانجیویں تاں دستار سڈیویں ہو
 عاشق صادق ہوویں باہوتاں رس پریم دکی بیویں ہو

۱۶۵

۲۔ موتو والی موت نہ ملی جس وچ عشق حیاتی ہو
 موت وصال تھیسے ہک جدوں اسم پڑھیسے ذاتی ہو
 عین دے وچوں عین جو تھیوے ورہوے قرباتی ہو
 ہو دا ذکر ہمیش ٹریندا باہو دینہاں سکھ نہ راتی ہو

۱۶۶

۴۔ مرشد وانگ سنا سے ہوئے گھٹ کٹھالی گالے ہو
 پاکٹھالی باہر کڈھے بندے گھڑے یا والے ہو
 کنیں خوباں تے تدوں سہاون جدوں کٹھے پا اُجالے ہو
 نام فقیر تہاندا باہو جہڑا دم دم دوست سہالے ہو

۱۶۷

۴۔ مرشد میوں حج مکے دارحمت دادروازہ ہو
 کراں طواف دوالے قبلے نت ہوئے حج تازہ ہو
 کن فیکون جدو کا سنیامرشد دادروازہ ہو
 مرشد سدا حیاتی والا باہو او ہو خضرتے خواجہ ہو

۱۶۸

۴۔ مرشد کامل اوہ سہڑیے جہڑا دو جگ خوشی دکھائے ہو
 پہلے غم ٹکڑے دایٹے وت رب داراہ سمجھائے ہو
 اس کلروالی کندھی نوں چا چاندی بناوے ہو
 جس مرشد اتھے کجھ نہ کیتا باہو اوہ کوٹے لارے لارے ہو

۱۶۹

۴۔ مرشد میرا تہیاز الہی و نچ رلیا سنگ جییاں ہو
 تقدیر الہی چھکیاں ڈوراں کداں ملی نال نصیباں ہو
 کوٹھریاں وے دکھ دور کریندا کرے شفا مرلیاں ہو
 براک مرض دا دارو توہیں باہو کیوں گھنٹا پیں وین طیبیاں ہو

۱۷۰

۴۔ مرشد مکّے تے طالب حاجی کعبہ عشق بنا یا ہو
 وچ حضور سدا ہر ویلے کرے حج سوایا ہو
 ہر دم میتھوں جدا ناں ہووے دل ملے تے آیا ہو
 مرشد عین حیاتی باہو میرے لوں لوں وچ سما یا ہو

۱۷۱

۴۔ مرشد وے سے کوہاں تے مینوں دے نیڑے ہو
 کی ہو یا بت اولے ہو یا پر اوہ وے وچ میرے ہو
 جہناں الفت کی ذات صحیح کیتی اوہ رکھدے قدم اگیرے ہو
 نحن اقرب لبعث لیسے باہو جھگڑے کل نیڑے ہو

۱۶۲

۲۔ مرشد بادی سبق پڑھایا بن پڑھیوں بیابڑھیوں کے ہو
 انگلیاں وچ کناں دے دتیاں بن سٹیوں بیاسٹیوں کے ہو
 نین نیناں دلوں ترتر تکدے بن ڈھیوں بیادڑھیوں کے ہو
 باہو ہر خانے وچ جانی وسدا کن سراوہ رکھیوں کے ہو

۱۶۳

۲۔ مرشد باجھوں فقر کما دے وچ کفر دے بڈے کے ہو
 شیخ مشائخ ہو بہندے حجرے غوث قطب بن اڈے کے ہو
 تسبیحاں نپ بہن مسیتی جوئی موش بہنڈا اور کھڈے کے ہو
 رات اندھاری مشکل پینڈا باہو سے سے آون ٹھڈے کے ہو

۱۶۴

۴۔ مال تے جان سب خرچ کراہاں کرے خرید فقیر کی ہو
 فقر کنوں رب حال ہو دے کیوں کیجے دلگیری ہو
 دنیا کارن دین و نجاون کوڑی شیخی بییری ہو
 ترک دنیا تھیں قادری کیتی باہو شاہ میراں مییری ہو

۱۷۵

۴۔ میں کو جھی میرا دلبر سوہنا میں کیونکر اس نوں بھالوں ہو
 ویہڑے ساڈے وڑوانا ہیں بیٹی لکھ ویسے پالوں ہو
 ناں میں سوہنی ناں دولت پلے کیونکر یار مناواں ہو
 ایہہ دکھ ہمیشاں رہسی باہور ورنڈری ہی مرجالوں ہو

۱۷۶

۴۔ مذہبیاں دے دروازے اچھے راہ رہاناں موری ہو
 پنڈتاں تے ملوانیاں کولوں چھپ چھپ لنگھئے چوئی ہو
 اڈیاں مارن کرن بکھیرے درد منداں دے کھوری ہو
 باہو چل اٹھا میں ویسے جتھے دعویٰ ناں کس ہوئی ہو

۱۷۷

۴۔ میں شہباز کراں پروازاں وچ دریا کرم دے ہو
 زباں تاں میری کن برابر موڑاں کم قلم دے ہو
 افلاطون ارسطو جہیں میرے اگے کس کم دے ہو
 حاتم جہیں لکھ کر وڑاں دریا ہو دے منگدے ہو

۱۷۸

ن . ناں کو سنگی سنگ نہ کرے کل نون لاج نہ لایے ہو
 تے تر بوز مول نہ ہونے توڑے توڑے لے جائے ہو
 کانواں دے پکے ہنس ناں تھیندے توڑے موقی چوک جگایے ہو
 کوڑے کھو ناں مٹھے ہونے باہو توڑے سے منال کھنڈ پلے ہو

۱۷۹

ن . نہیں فقیری جھلیاں مارن سیتاں لوک جگاؤن ہو
 نہیں فقیری وہندیاں ندیاں سیکیاں پار لگھاؤن ہو
 نہیں فقیری وچ ہوادے مصلے پاٹھیراؤن ہو
 فقیری نام تنہا ندا باہو جھڑے دل وچ دست ٹکاؤن ہو

۱۸۰

ن . ناں رب عرش معلے اتے ناں رب خانے کعبے ہو
 ناں رب علم کتابیں لہجھا ناں رب وچ مہرابے ہو
 گنگا تیر تھیں مول نہ ملیا ماسے بنیدے بے حبابے ہو
 جدو مرشد پھریا باہو چھٹے سب عذابے ہو

۱۸۱

ن ناں میں عالم ناں میں فاضل ناں مفتی ناں قاضی ہو
 ناں دل میرا دوزخ منگے ناں شوق بہشتیں راضی ہو
 ناں میں تریسے روزے رکھے ناں میں پاک نمازی ہو
 باجھ وصال اللہ سے باہو دنیاں کوڑی باز کے ہو

۱۸۲

ن ناں میں سنی ناں میں شیعہ میرا دو باں توں دل سڑیا ہو
 مک گئے سبھ خشکی پینڈے جڈں ریا رحمت وچ وڑیا ہو
 کئی من تاکے تر تر ہاں سے کوئی کنا سے چڑھیا ہو
 صحیح سلامت چڑھ پار گئے باہو جنہاں مرشد الٹر پھریا ہو

۱۸۳

ن ناں اوہ بند و ناں اوہ مومن ناں سجدہ دین مسیتی ہو
 دم دم سے وچ ویکھن مولا جنہاں قضا نہ کیتی ہو
 آسے دانے تے بٹے دیوانے جنہاں ذات صحیحی نہ کیتی ہو
 میں قربان تنہاں توں باہو جنہاں عشق بازی خیر لیتی ہو

۱۸۴

ن۔ ناں میں جوگی ناں میں جنم ناں میں چلا کما یا ہو
 ناں میں بھیج سیتیں وڑیا ناں تبا کھڑا کما یا ہو
 جو دم غافل سو دم کافر مرشد اینہہ سر مایا ہو
 مرشد سو ہستی کیتی با ہو پیل و بیج جا پہنچ پایا ہو

۱۸۵

ن۔ نفل نمازاں کم زاناں روزے صرفہ روئی ہو
 مکے دے ول سوئی جانندے گھروں جنہاں تروئی ہو
 اچیاں بانگاں سوئی دلون نیت جنہاندی کھوئی ہو
 کی پرواہ تنہاں لوں با ہو جنہاں گھر وچ لدھی بو ہٹی ہو

۱۸۶

ن۔ ناں کوئی طالب ناں کوئی مرشد سب دل سے مٹھے ہو
 راہ فقر واپرے پریرے سب حرص دنیا دے کٹھے ہو
 شوق الہی غالب ہو یاں جنڈ مرنے تے اوٹھے ہو
 بابو جس تن بھڑکے بھا بر سو ندی اوہ مرن ترہائے بھکھے ہو

۱۸۷

ن۔ ناں میں سیرناں پا چھٹا کی ناں پوری سرساہی ہو
 ناں میں تولہ ناں میں ماساہن گل رتیاں تے آئی ہو
 راتی ہونواں ونج رتیاں تلاں اوہ بھی پوری تاہی ہو
 وزن تول پورا ونج ہوسی باہو جداں ہوسی فضل الہی ہو

۱۸۸

ن۔ نیڑے وکن دور دیون ویڑھے ناہیں وڑے ہو
 اندوں ٹھونڈن اول نہ آیا مورکھ باہرں ڈھونڈن چڑھے ہو
 دورگیاں کچھ حاصل ناہیں شوہ لہھے وچ گھر دے ہو
 دل کر صیقل شیشے وانگوں باہو دور تھیون گل پرے ہو

۱۸۹

ن۔ وحدت دے دریا اچھے تھل جل جنگل ریٹے ہو
 عشق دی ذات مینندے ناہن سانکاں تھل پیٹے ہو
 رنگ بھبھوت مینندے ڈٹھے سے جوان لکھنے ہو
 میں قربان تنہا توں باہو جہرے ہوندیاں بہت سینے ہو

۱۹۰

و۔ وحدت دے دریا اُچھلے بک دل صحتی نہ کیستی ہو
 بک بت خانے واصل تھئے بک پڑھ پڑھ بے کیستی ہو
 فاضل چھٹ فنیت بیٹھے عشق بازی جاں لیستی ہو
 برگزب نہ بلدا با ہو جنہاں ترنی چوڑ نہ کیستی ہو

۱۹۱

و۔ وحدت دا دریا الہی جتھے عاشق لیسنده تارکی ہو
 مارن بییاں کڈھن موتی آہو اپنی واری سے ہو
 ڈریتیم وچ لے لشکارے جیوں جن لاناں ماری ہو
 سوکیوں نہیں حاصل بھرے باہو جہڑے نوکریں مکاری ہو

۱۹۲

و۔ وخن سرتے فرض ہے مینوں قول قالوا بلی دا کر کے ہو
 لوک جانے متفکر ہوئیاں وچ وحدت دے وڑ کے ہو
 شوہ دیاں ماراں شوہ وچ لہیساں عشق تہ نہ سر دھر کے ہو
 جیوندیاں شوہ کسے نہ پایا باہو جیوں لدھائیں مر کے ہو

۱۹۳

و۔ ویہہ ویہہ ندیاں تارو ہوئیاں بمبل چھوٹے کاہاں ہو
 یار اساوڈا رنگ مھلیں درتے کھلے سکاہاں سے ہو
 ناں کوئی آوے نہ کوئی جاوے اسیں کیں ستھ بکھو منجاہان ہو
 جے خیر جانی دی آوے باہو کھڑ کلیاں پھل تھواہاں ہو

۵۔ صُوءِ وَاِجَامَہِ بَہِنِ کَرَابَاں اِسْمِ کَمَاوَنِ ذَاتِی بُو
 کُفْرِ اِسْلَامِ مَقَامِ نَہِ مَنزِلِ نَاں اُو تَحَّہِ مَوْتِ حِیَا تِی بُو
 شَاہِ رِگِ تَحَّہِی نَزْدِی کِ لَدِ بُو سَہِ پَا نَدِ رُ نَہِ جِہَا تِی بُو
 اُوہِ اِسَاں وِجِ اِسِی اِنہَاں جِجِ بَا بُو دُورِ رِہِی قُرْبَاتِی بُو

۱۹۵
 ۵۔ ہکِ جَاگِنِ ہکِ جَاگِ نَہِ جَانِنِ ہکِ جَاگِ دِیاں ہِی سُتے بُو
 ہکِ سِتِیاں جَاوِ اِصْلِ ہُو تے ہکِ جَاگِ دِیاں ہِی مِٹھے بُو
 کَہِ ہُو یَا جِے گھگھو جَاگے جِہڑا لِنْدَا سَاہِ اِپھے بُو
 مِی قُرْبَانِ تِنہَاں تُوں بَا بُو جِنہَاں کھوہِ پِرمِ دے جِٹھے بُو

۱۹۶
 ۵۔ ہکِ دَمِ سِجِنِ تے لکھِ دَمِ وِی رِی ہکِ دَمِ دے مارے مرے بُو
 ہکِ دَمِ پِچھے جِنمِ گَوَا یَا چورِ بِنے گھڑ گھڑے بُو
 لَایَاں دَا اُو قِدرِ جَانِنِ جِہڑے مَحْرَمِ نَا ہِی سَترے بُو
 سُو کِیوں دِھکے کھَاوَنِ بَا بُو جِہڑے طَالِبِ بچے دِرسے بُو

۱۹۷
 ۵۔ ہر دَمِ شَرْمِ اَدِی تِنْدِ تِرُو تے جَاں اِیہہ چھوڈکِ بِنے بُو
 کِچرکِ بَا لَاں عَقْلِ دَا دِیو اِیُنوں بَر بوں اِنھِری جھلے بُو
 اَجڑ گِیا نَدے بھِیتِ نِیا کَہ لکھ لعلِ جَوَا ہر رُ تے بُو
 دھو تِیاں دَاغِ نَہ لَبْنَدے بَا بُو جِہڑے زَنگِ مَحِی دِھلے بُو

۵- ہنڈے کے ووٹ لیونی تینوں دتا کس دلاسا ہو
 عمر بندے دی اینہیں وہانی جیویں پانی وچہ پتا سا ہو
 سوڑی اسامی ٹٹ گھتین پٹ نہ سکسین پاسا ہو
 یتھوں صاحب لیکھا منگسی باہو رتی گھٹ نہ ماسا ہو

۱۹۹

۵- بور دوانہ دل دی کاری کماں دل دی کاری ہو
 کماں دور زنگار کریندا کلیں میسل اتاری ہو
 کماں ہیرے، لعل، جواہر، کماں ہٹ پاری ہو
 ایٹھے اوٹھے دوہیں جہانیں باہو کماں دولت ساری ہو

۲۰۰

۵- ہکی بکی پیڑ کولوں گل عالم کو کے عاشقاں لکھ لکھ پیڑ بہیری ہو
 جٹھے ڈھنڈھن رڑھن دا خطرہ ہونے کون چڑھے اکس بیڑی ہو
 عاشق چڑھدے نال صلاحال دے اونہاں تار کیرج بھیری ہو
 جتھے عشق پیاتلاناں میں دے باہو اتھے عاشقاں لڈ بھیری ہو

۲۰۱

۵- یار یگانہ ملیسی تینوں جے سردی بازی لائیں ہو
 عشق اللہ وچ ہومستانہ ہو ہو سدا لائیں ہو
 نال تصور اسم اللہ دے دم نون قیسد لگائیں ہو
 ذاتے نال جاں ذاتی رلیاتد باہو نام سدا لائیں ہو

اللَّهُ
مُحَمَّدٌ

تُورِ الْمُدَى
كَلال

تَصْنِيفِ لَطِيفِ

مَرَرِ رِذَاتِ يَاهُ سُلْطَانَ الْفَقْرِ مُحَمَّدِ يَاهُ فَنَائِذَاتِ يَاهُ قَدْسِ

زِيرِ سَرِ پَرِ سَتِي

اِحْجَاجِ حَضْرَتِ سُلْطَانَ غُلَامِ جَمِيلَانِي صَامِدِ ظَلَمِ سَجَاهِ نَشِينِ دِبَارِ يَاهُ سُلْطَانَ قَدْسِ

مَشَبَّهِ بِرَادِزِ . م . اَزْدُو بَازَارِ لَاهُورِ

سیرتِ محمد ﷺ

ترجمہ
مواہب اللدنیہ

تصنیف

شیخ ابو خین حضرت اہم احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب القسطلانی الشافعی رحمہ اللہ

ترتیب و تدوین جدید

محرم جناب محمد عبدالستار طاہر سعودی زید مجتہد

مولانا محمد منشاہد شاہ شمس قصبوی
صدر ادارہ ریاض المصنفین لاہور

شیر
برادریز

ازدوب زار لاہور